

طالبان

مجلہ تحریک طالبان پاکستان

خصوصی شمارہ

اس مجلے میں گزشتہ تمام شماروں میں شائع کیے گئے انٹرویوز جمع کی گئی ہیں
جس کا مقصد تحریک طالبان پاکستان کے نظم وضبط اور مختلف مسائل
کے بارے میں کیے گئے اظہار خیالات سے آگاہی ہے۔

@umarmediaur10_bot

@ttp_mujallat_bot

# فہرست




## انٹرویو، مفتی مزاحم حفظہ اللہ
## مسئول دفاع

**نمائندہ مجلہ طالبان :** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

**مفتی مزاحم صاحب :** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

**نمائندہ مجلہ طالبان :** محترم مفتی صاحب! آج ہم تحریک طالبان پاکستان کے آفیشل مجلہ «طالبان» کی طرف سے ایک مختصر انٹرویو کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

**مفتی مزاحم صاحب :** جی محترم بھائی آپ تشریف رکھیں اور آپ جو سوالات پوچھنا چاہتے ہیں پوچھ سکتے ہیں۔

**نمائندہ مجلہ طالبان :** محترم مفتی صاحب! سب سے پہلے ہم چاہیں گے کہ مجلہ طالبان کے قارئین کے سامنے آپ کا مختصر تعارف پیش کر دیا جائے۔

**مفتی مزاحم صاحب :** میرا نام مفتی مزاحم ہے۔ تعلق خیبر پختونخوا کے ضلع لوئر دیر سے ہے۔ سال ۲۰۰۰ء میں جامعہ فاروقیہ کراچی سے فراغت ہوئی اور ۲۰۰۱ء میں سقوط امارت اسلامیہ افغانستان کے وقت میں مولانا منظور احمد مینگل صاحب کے تلمذ میں تخصص فی الفقہ کا طالبعلم تھا۔

**نمائندہ مجلہ طالبان :** محترم مفتی صاحب! موجودہ ایام میں آپ تحریک طالبان پاکستان کے کس شعبے میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب :** حال ہی میں مجھے وزارتِ دفاع کی خدمات سونپی گئی ہیں، جنہیں بجا لانے کی حتی الوسع کوشش کر رہا ہوں۔ تحریک طالبان پاکستان کی رہبری شوریٰ کا رکن بھی ہوں۔ مختصراً یہ کہ حالیہ دنوں میں تحریک طالبان پاکستان کے نائب امیر اور وزیرِ دفاع کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں۔

**نمائندہ مجلہ طالبان :** محترم مفتی صاحب! ہم چاہیں گے کہ آپ وزارتِ دفاع کے ادارے اور مامورین کے کام کرنے کا اجمالی خاکہ بھی ہمارے قارئین کو بیان کریں۔

**مفتی مزاحم صاحب :** تحریک طالبان پاکستان کی وزات دفاع کا اجمالی خاکہ یہ ہے کہ وزیر دفاع کے تحت نظامی کمیسون ہیں۔ یہ کمیسون تحریک طالبان پاکستان کے جغرافیہ کو مد نظر رکھتے ہوئے دو زون میں منقسم ہیں۔ ہر نظامی کمیسون اپنے زون کے والیان، ان کے معاونین اور ولسوالی کے مسئولین کی نگرانی کرتا ہے۔ اسی طرح ان کے تحت دلگی (قطعات یا گروپس) ہیں جن کی نگرانی مسئول ولسوالی اور والیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ولایتی نظامی کمیسون، اور چند

دیگر اہم ادارتی امور بھی اسی وزارت کے سپرد ہیں۔ الحمد للہ، وزارتِ دفاع کے تحت یہ سب ایک منظم ترتیب سے کام کر رہے ہیں۔

**نمائندہ مجلہ طالبان:** محترم مفتی صاحب! آپ بحیثیت تحریک طالبان پاکستان کے وزیرِ دفاع اپنے ماتحت ذمہ داران اور عام مجاہدین کی کار کردگی کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب:** تحریک طالبان پاکستان کی اس وزارت کے قیام کے بعد سے ہم نے حالیہ تین ماہ میں جن امور کی نگرانی کی ہے ان سے متعلق والیان اور نظامی کمیسون کی طرف سے بہت ہی مثبت کارکردگی سامنے آئی ہے۔ اپنی ولایتوں کے نظم وضبط اور تشکیلات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم ان سے مطمئن ہیں اور ابھی تک کوئی قابل ذکر شکایت ہمارے سامنے نہیں آئی۔ الحمد للہ۔

**نمائندہ مجلہ طالبان:** محترم مفتی صاحب! تحریک طالبان پاکستان کی موجودہ وحدت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ مجاہدین کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

**مفتی مزاحم صاحب:** مجاہدین کو میرا پیغام یہ ہے کہ وہ ظاہری وحدت کے ساتھ ساتھ اپنی باطنی اصلاح پر بھی خصوصی توجہ دیں۔ اس سے اللہ کی مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی اور دشمن پر ہماری چھوٹی سے چھوٹی کارروائی کا اثر بھی اللہ کے حکم سے، بہت بڑا ہوگا۔ سؤلین اپنے مامورین کا خیال رکھیں اور بھائی چارگی والی زندگی گزاریں۔ مجاہدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے اصل کام اور مقصد کی طرف پوری یکسوئی سے متوجہ ہوجائیں۔ کیونکہ شرعی نظام کے نفاذ کا ہمارا دعویٰ بہت بڑا ہے۔ جس میں ہمیں خود کو مخلص ثابت کرنے کے لئے دن رات کام کرنے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔

**نمائندہ مجلہ طالبان:** محترم مفتی صاحب! پاکستان کی موجودہ سیاسی کشمکش کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب:** میں پاکستان کی موجودہ سیاسی کشمکش ہی نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخی سیاسی صورتحال سے بھی بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ کیوں کہ یہ اب تک کسی بھی طرح سے عوام، دین یا وطن کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہوئی۔ یہاں مقتدر طبقات کے مابین ذاتی مفادات کی مستقل جنگ چل رہی ہے۔ جس میں مقتدر طبقے نے عوامی وسائل کی لوٹ مار اور محض اپنے ذاتی مفادات کے تحفظ کے لئے عوام کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے۔ البتہ حالیہ ایام میں چونکہ انتخابات قریب ہیں اس لئے حسبِ روایت یہ سیاسی کشمکش زور پکڑ گئی ہے۔ جب تک ملک میں یہ جمہوری سیاسی نظام قائم ہے اس سے ملکی معیشت، امن وامان اور مہنگائی سے پریشان عوام کے حالات میں کسی قسم کی تبدیلی آنے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

**نمائندہ مجلہ طالبان:** محترم مفتی صاحب! آپ مجلہ طالبان کے توسط سے عام پاکستانی عوام کے لئے کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

**مفتی مزاحم صاحب:** اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ بطور مسلمان ہمیں چاہیے کہ مومنانہ بصیرت اور فہم و فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان پر مسلط اسلام دشمن اور کافروں کے ایجنٹ ٹولے سے جان چھڑائیں۔ کیونکہ ہم سب نے اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اس بات کا جواب دینا ہے کہ ہم نے اس کے دین کے لئے کیا کیا؟ اور ہم نے ظالم کا ظلم دیکھ کر اسے روکنے کی کتنی کوشش کی؟۔ لہذا سچے مسلمان اور باشعور پاکستانی ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم پاکستان کے اسلام دشمن اور ظالم حکمرانوں کے خلاف کھڑے ہوجائیں۔ مظلوموں اور مجاہدین کا ساتھ دیں۔ اور پاکستان پر مسلط انگریزوں کا باطل جمہوری نظام ختم کر کے وہ اسلامی و شرعی نظام نافذ کریں جس کے نفاذ لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔

**نمائندہ مجلہ طالبان:** محترم مفتی صاحب آپ کا بہت شکریہ کہ آپ اپنی اہم ترین مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر ہمارے قارئین سے مخاطب ہوئے اور چند اہم امور پر گفتگو فرمائی۔ جزاک اللہ خیرا۔

**مفتی مزاحم صاحب:** وایاکم! بطور نمائندہ مجلہ» طالبان» آپ کی تشریف آوری کا بھی شکریہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

# انٹرویو، شیخ گل محمد باجوڑی حفظہ اللہ



محترم قارئین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلہ طالبان کے انٹرویوز کے سلسلے میں اس بار آپ کو تحریک طالبان پاکستان کی جانی مانی شخصیت شیخ گل محمد باجوڑی حفظہ اللہ سے ملواتے ہیں جو آپ کو اپنے تعارف کے ساتھ ساتھ اپنے شعبے اور فعالیت کو آگاہ کرنے ساتھ آپ کو اپنا پیغام بھی دیں گے

**مجلہ طالبان:** شیخ صاحب! سلام مسنون کے بعد، سب سے پہلے ہمارے قارئین کے سامنے اپنا تعارف کروائیں

**شیخ گل محمد باجوڑی:** میرا نام شیخ گل محمد باجوڑی ہے اور میرا تعلق "ولایت ملاکنڈ" کے باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوی ماموند ہے اس سے قبل حلقہ باجوڑ ایجنسی کا مسئول رہا ہوں، فی الحال تحریک طالبان پاکستان کی "وزارت معارف" کے وزیر کے طور پر خدمات انجام دے رہا ہوں

**مجلہ طالبان:** اپنے شعبے کے ڈھانچے سے آگاہ کریں!

**شیخ گل محمد باجوڑی:** ہماری وزارت کا ڈھانچہ تو کچھ یوں ہے کہ وزارت معارف کا وزیر اور اس کا معاون ہوا کرتا ہے ان کے ماتحت ہر ولایت کا رئیس اور اس کے ماتحت ہر تحصیل کا مدیر ہوتا ہے جو اپنی اپنی حیثیت سے مدارس، دعوت وارشاد اور امر بالمعروف کا کام کرتا ہے

**مجلہ طالبان:** آپ کی وزارت کے تحت کتنے مدارس اور ان میں کتنے اساتذہ و طلبہ ہیں؟

**شیخ گل محمد باجوڑی:** وزارت معارف کے تحت چھوٹے بڑے کُل ۸۶ اسکولز و مدارس ہیں جن میں ۲۱۰ اساتذۂ کرام تدریس کے خدمات انجام دے رہے ہیں، جبکہ طلبہ و طالبات کی کُل تعداد تقریبا ۶۰۵۰ ہے

**مجلہ طالبان:** آپ مدارس میں کونسا نصاب پڑھاتے ہیں؟

**شیخ گل محمد باجوڑی:** سابقہ مدارس کا جو نصاب چلتا آرہا ہے فی الحال وہی نصاب پڑھایا جا رہا ہے

**مجلہ طالبان:** کیا مدارس میں صرف دینی تعلیم ہے یا عصری تعلیم بھی

دی جاتی ہے؟

**شیخ گل محمد باجوڑی :** کچھ مدارس میں حسبِ ضرورت ابتدائی عصری تعلیم دی جا رہی ہے، اس کی ترقی اور جن میں عصری تعلیم نہیں ہے وہاں شروع کرنے کا بھی پروگرام ہے ان شاء اللہ

**مجلہ طالبان :** اردو زبان پاکستان کی قومی زبان ہے اور مجاہدین کو اسکی ضرورت بھی ہے، چونکہ یہاں پشتون زیادہ ہیں تو اردو زبان سیکھنے سکھانے کیلئے کیا آپ لوگ کوشش کرتے ہیں؟

**شیخ گل محمد باجوڑی :** جی، اردو ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت کی حامل زبان ہے اور اس پر کام بھی ہو رہا ہے ہمارے لوائح اردو میں چھاپے جاتے ہیں اور عصری تعلیم شروع کرنے کا بھی ایک مقصد یہی ہے کہ ہمارے طلبہ اس زبان سے آشنا ہو جائیں یوں کہا جائے تو بہتر ہوگا کہ چونکہ ہماری دعوت کا مرکز پاکستان اور پاکستانی ہیں تو اس کیلئے یہ زبان ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے

**مجلہ طالبان :** کیا اس شعبے کے علاوہ بھی آپ کی مصروفیات ہیں؟

**شیخ گل محمد باجوڑی :** جی، وزارت معارف کے علاوہ دیگر مصروفیات بھی ہوتی ہیں فی الحال رہبری شوریٰ کا رکن ہونے کے ساتھ ساتھ مذاکراتی کمیٹی کا بھی حصہ ہوں اس کے علاوہ بھی وفود وغیرہ کی شکل میں مصروفیات رہتی ہیں

**مجلہ طالبان :** بحیثیت مسئول معارف، مجاہدین و عوام کو کیا پیغام دیتے ہیں؟

**شیخ گل محمد باجوڑی :** مجاہدین کو میرا یہ پیغام ہے کہ وہ شریعت محمدیہ کی پابندی کریں اور اپنا مدعیٰ و موقف نہ چھوڑیں امیر کی اطاعت اور اتفاق و اتحاد کو قائم رکھنے کی کوشش کیا کریں گناہوں سے بچتے رہیئے اور اپنا محاسبہ کرتے رہا کیجئے کہ میں کیا کھو رہا ہوں اور کیا پا رہا ہوں؟ اسی پیغام کے ساتھ ساتھ عوام بھائیوں کو یہ پیغام بھی دیتا ہوں کہ وہ اپنی اولاد کو مدارس میں داخل کرا کے دینی تعلیم دلوائیں اور مدارس دینیہ کے ساتھ تعاون کریں مجاہدین کی جانی و مالی مدد کریں اپنے جوانوں کو جہاد کیلئے نکالیں اور آخرت کی فلاح والے راستے پر چلیں اپنے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی دعائیں کرتے رہیئے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ




## انٹرویو، مفتی ابوہریرہ حفظہ اللہ
## مسئول فلاح و بہبود

**ٹیم مجلہ طالبان :** محترم مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے خیریت سے ہوں گے، اللہ خوش و خرم رکھے سب سے پہلے ہمارے قارئین کے سامنے اپنا اور اپنے شعبے کا تعارف کروائیں

**مفتی ابو ہریرہ :** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ٹیم مجلہ طالبان کا شکریہ کہ مجلہ طالبان کے شمارے میں ہمارے شعبہ کو جگہ دی بندہ عاجز کا تعارف تو یہ ہے کہ نام مفتی ابوہریرہ سکنہ ولایتِ پشاور کے مہمند ایجنسی کی تحصیل انبار سے ہے دینی علوم میں درس نظامی سے فارغ التحصیل ہوں اور علم فقہ میں تخصص کیا ہے عصری علوم میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی، جبکہ ایک ماہر قاضی صاحب سے قضاء شرعی کا کورس بھی کیا ہے ۲۰۰۱ء سے جہادی میدان میں ہوں، ۲۰۰۷ء میں تحریک طالبان پاکستان کا حصہ بنا اور الحمدللہ اب تک مختلف شعبہ ہائے تحریک میں کام کیا اللہ قبول فرمائے آمین

**ٹیم مجلہ طالبان :** اپنے شعبے کے ڈھانچے اور کام کرنے کے طریقۂ کار سے آگاہ کریں

**مفتی ابوہریرہ :** فلاحی ادارے کا تحریک کی سطح پر ایک عمومی مسئول ہوتا ہے جس کی تقرری، عزل و نصب تحریک کے امیر اور رہبری شوریٰ کی صلاحیت ہے، اس کو وزیر برائے فلاح و بہبود جاتا ہے پھر ہر ولایت کی سطح پر اس ادارے کے لئے ایک مسئول ہوتا ہے جس کو رئیسِ فلاحی امور کہا جاتا ہے، اس کی تقرری وزیر کی سفارش پر رہبری شوریٰ کی صلاحیت ہوتی ہے ولایت میں جتنی تحصیلیں ہوتی ہیں ہر ایک کیلئے فلاحی ادارے کا ایک ایک مسئول ہوتا ہے جس کی تقرری وزیر فلاح و بہبود اور ولایت کے فلاحی رئیس کی مشاورت سے کی جاتی ہے ہر ولایت میں وزارت فلاح و بہبود کا ایک اداری یعنی ناظم بھی ہوتا ہے جو آمدن وخرچ کی تفصیلات کو باریکی کے ساتھ مخصوص رجسٹر میں درج کرتا ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** آپ کی آمدنی کا دارومدار کس پر ہے؟

**مفتی ابوہریرہ :** پہلے بتایا کہ دراصل یہ ایک فلاحی رفاہی ادارہ ہے جس کے کارکنان و مسئولین ہمہ وقت ایسے افراد اور منابع کی تلاش

میں رہتے ہیں جس سے آمدن کے حصول کے امکانات ہوں، مطلب یہ ہے کہ ادارے کے تمام افراد چندہ، صدقات اور عشر و زکوۃ وغیرہ کے حصول میں ہر جائز طریقہ استعمال کرکے مال جمع کرتے ہیں اور پھر ماہانہ کے حساب سے بیواؤں، یتیموں، مسکینوں، معذوروں، کو دیتے ہیں اور زخمیوں کا علاج معالجہ کرتے ہیں ہر ماہ کے اختتام پر ادارے کا ناظم خرچ کی تفصیل لکھ کر اپنے پاس محفوظ کرتا ہے اور ایک کاپی وزیر ادارہ کو بھیجتا ہے اسی طرح ہر مہینے کے آمد و خرچ اور مریضوں کے علاج و معالجے کے خرچ سے مافوق مقام آسانی کے ساتھ باخبر رہتا ہے کوئی معلوم اور متعین افراد اور منابع نہیں ہیں کہ ان سے ماہانہ آمدنی حاصل ہو بلکہ تمام مسلمانوں اور مخیر صاحبان سے جو ہاتھ آیا، وہی ادارے پر خرچ کرتے ہیں اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ ایسا کوئی صاحب قسمت و نصیب پیدا ہو جائے کہ ادارے کی ضروریات کو پوری کر کے ثواب دارین حاصل کریں

**ٹیم مجلہ طالبان :** تنظیم یعنی تحریک طالبان پاکستان اور عوام، کیا آپ دونوں سے ہی تعاون لیتے ہیں؟

**مفتی ابوہریرہ :** جی ہاں! ہم دونوں سے ہی تعاون لیتے ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان :** کیا آپ اپنے ماتحت معیوبین، زخمیوں اور بیواؤں وغیرہ کی تعداد بتا سکتے ہیں؟

**مفتی ابوہریرہ :** جی بلکل! ہمارے ماتحت ولایتِ ملاکنڈ میں ۳۸۰۰، ولایت ڈی آئی خان میں ۳۳۱۰، ولایتِ پشاور میں ۵۷۸، ولایتِ بنوں میں ۵۳۹، ولایتِ کوہاٹ میں ۲۰۴، ولایتِ مردان میں ۹۰ اور ولایتِ ژوب میں ۴۴ تیامیٰ، معیوبین، زخمی، اور بیوائیں ہیں جن کی کُل تعداد ۸۵۶۵ بنتی ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** ان کے ساتھ تعاون کس تناسب سے کرتے ہیں آپ؟

**مفتی ابوہریرہ :** ماہانہ کے اعتبار سے ہر بیوہ، یتیم اور مسکین وغیرہ کے ساتھ تعاون کیا جاتا ہے ایمر جنسی کی حالت میں کبھی مثلا کوئی سخت مریض پیش آیا، کوئی زخمی ہوا یا خوشی کے مواقع جیسے عیدالفطر، عیدالاضحی اور رمضان المبارک پر بھی ان کے ساتھ تعاون ہوتا ہے نقد بھی دیتے ہیں اور تحفہ تحائف اور ضروریات کے مطابق پوشاک، بیز ار اور خوراک کی صورت میں بھی تعاون کرتے ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان :** یتیموں کی تعلیم و تربیت بھی کیا آپ ہی کے ذمے ہے یا اس کیلئے تحریک طالبان پاکستان کی طرف سے کوئی اور ترتیب ہے؟

**مفتی ابوہریرہ :** ہاں! یتیموں کی تعلیم و تربیت بھی اس ادارے کے ذمے ہے اور بہت سارے یتیموں کو تحریک کے مدارس کے علاوہ دوسرے مدارس میں داخلہ فیس اور ماہانہ فیس بھی ادارہ ادا کرتا ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے صدقہ جاریہ ہے جو ہمارے اس ادارے کے ساتھ مدد و نصرت اور تعاون کرتے ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان :** اس مسئولیت کے علاوہ کیا آپ دیگر شعبہ جات میں بھی خدمات انجام دے رہے ہیں؟

**مفتی ابوہریرہ :** بندہ ناچیز پُر از تقصیر کیا ہے، مگر اللہ کا فضل و کرم اور بڑوں کی شفقت و مہربانی ہے کہ اس ناچیز سے تحریک کے دیگر شعبہ جات میں بھی خدمت لے رہے ہیں اس مسئولیت کے علاوہ تحریک کی رہبری شوریٰ کا رکن اور تحریک کے مرکزی دارالافتاء کا عضو ہوں تحریک کی طرف سے حکومت پاکستان کے ساتھ مذاکراتی کمیٹی میں بھی رکن رہا اس کے علاوہ تحریک کے اندر قرضوں کی تحقیقات کے لئے جو وفد تشکیل دیا گیا ہے اس کی مسئولیت بھی اس بندۂ ناچیز کے سر پر ہے اور کوہاٹ اور بنوں ولایتوں کے احتساب لینے کے لیے بنائی گئی ٹیم کی ذمہ داری بھی ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** مجلہ طالبان کے قارئین کو کیا پیغام دینا چاہیں گے ؟
**مفتی ابوہریرہ :** مجلہ طالبان کے قارئین کو میرا پیغام ہے کہ :

* مجلہ طالبان کے ہر شمارہ کا مطالعہ کریں، کوئی مضمون یا قسط نہ چھوٹنے پائے
* صرف معلومات کی حد تک مجلہ کا مطالعہ نہ کریں بلکہ عمل کی کوشش بھی کریں
*صرف مجلہ کے مطالعے کو مکمل جہاد نہ سمجھیں، بلکہ عملی میدان میں حصہ لینے کی کوشش کریں
*جہاں تک ممکن ہو ہر راستے سے مجلہ طالبان کی تشہیر و تذکیر کریں
* مجلہ طالبان کیلئے پاکستان پر قابض ٹولہ یعنی فوج، پولیس، ایجنسی اور حکمران طبقہ کی اسلام دشمنی ظاہر کرنے کے لئے مضامین لکھیں
* تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے ساتھ مالی تعاون کریں
* مجلہ طالبان کیلئے پاکستان کے موجودہ جمہوری نظام کے خلاف قلم اٹھائیں
* دجالی فتنوں سے اپنے آپ کو بچائیں اور مسنون اذکار کی پابندی کریں
*سوشل میڈیا پر بیہودہ اور بے حیائی اور فحش ویڈیوز اور تصاویر نہ اپلوڈ کریں اور نہ ایسے گروپس جوائن کریں
*تقویٰ کا اہتمام کرکے صبر کے ساتھ مجاہدین کی رہائی اور کامیابی کیلئے دعاؤں کا اہتمام کریں

**ٹیم مجلہ طالبان :** مجاہدین کو کیا پیغام دیں گے ؟
**مفتی ابوہریرہ :** مجاہدین کو میرا یہ پیغام ہے کہ :
*خلوص کے ساتھ جہاد کریں
*اس پر فتن دور میں ہجرت کرنے پر فخر کریں
*ہجرت کی راہ میں مصائب و مشکلات اور تکالیف پر صبر کریں
*اللہ تعالی کے اوامر پر عمل کریں اور گناہوں سے اجتناب کا التزام کریں
*جائز امور میں اپنے امراء کی اطاعت کریں اور ان کی اطاعت کو دنیا و آخرت میں کامیابی کی کلید سمجھیں
*اپنی قیادت پر اعتماد کریں
* غیبت سے عموما اور مجاہدین بھائیوں کی غیبت سے خصوصی طور پر پرہیز کریں
*اپنی خواہشات کو دبا کر جہاد کریں اور بے جا کفر وارتداد کے فتوے لگانے سے اپنے آپ کو بچائیں
*مالی اور دیگر بدعنوانیوں سے خود کو خصوصی طور پر بچائیں
* تمام مسلمانوں کی مالی و جانی عزت و آبرو کی حفاظت اپنے اہم اہداف میں رکھیں

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین




**انٹرویو، عمر مکرم خراسانی حفظہ اللہ**
**رکن رہبری شوریٰ**

**ٹیم مجلہ طالبان :** مجلہ طالبان کے قارئین کے سامنے اپنا مختصر تعارف کروائیں

**عمر خراسانی :** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاة والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین، سیدنا ونبینا محمد وعلی آله وصحبه أجمعین.

سب سے پہلے تو مجلہ "طالبان" کے ایڈیٹر انچیف اور ان کی ٹیم کا شکرگزار ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے خیالات لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا

میرا نام عمر خراسانی ہے، میرا پاکستان کے قبائلی علاقے مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالئی کے علاقے دویزئی سے ہے میں تحریک طالبان پاکستان سے وابستہ ہوں اور اس وقت تنظیم کے مرکزی شوریٰ کے رکن کے طور پر اپنی جہادی سرگرمیوں کو آگے بڑھا رہا ہوں

**ٹیم مجلہ طالبان :** حال ہی میں آپ کو رہبری شوریٰ کا رکن مقرر کیا گیا ہے، اس کے بارے میں آپ کے کیا تأثرات ہیں؟

**عمر خراسانی :** رہبری شوریٰ کا رکن مقرر ہونا یقیناً میرے لیے اعزاز کی بات ہے اور مجھ پر اس اعتماد کے لیے میں شوریٰ کے تمام اراکین اور قیادت کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا میری کوشش ہوگی کہ تحریک کے اس موثر پلیٹ فارم کو استعمال کرتے ہوئے اسلام، جہاد اور مجاہدین کی بہتری کے لیے اپنی صلاحیتیں بروئے کارلاؤں ان شاءاللہ

**ٹیم مجلہ طالبان :** تحریک طالبان پاکستان میں اپنی سابقہ اور حالیہ مصروفیات سے آگاہ کریں؟

**عمر خراسانی :** میں نے تحریک طالبان پاکستان میں شمولیت کے بعد اپنی ابتدائی جہادی تربیت ۲۰۰۷ء میں تحریک طالبان پاکستان کے ابتدائی دنوں میں اپنے محبوب قائد عمر خالد خراسانی شہید رحمہ اللہ سے حاصل کی بعدازاں میں نے مہمند ایجنسی میں قائم خصوصی جہادی گروپ "چینہ اسپشل گارڈ" میں شمولیت اختیار کی، وہاں چھوٹے ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ زیادہ سنائپر، دھماکہ خیز مواد، انٹیلی جنس اور شہری جنگ کی تربیت حاصل کی ۲۰۰۸ء میں عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ کا سیکیورٹی چیف اور جلد ہی ان کے سیکریٹری کے طور پر کام

شروع کیا مہمند ایجنسی کے زون میں ٹی ٹی پی کے سربراہ کے طور پر خدمات انجام دیں، اس کے بعد ٹی ٹی پی مہمند ایجنسی کے انٹیلی جنس ونگ کے سربراہ کے طور پر بھی کام کیا حزب الاحرار کی سربراہی کے لیے بھی ساتھیوں نے مجھ پر اعتماد کیا جس کو بعد میں ہم نے جہاد کے اجتماعی فائدے کو سامنے رکھتے ہوئے تحریک طالبان پاکستان میں ضم کر دیا

موجودہ سیٹ اپ میں، میں نے پشاور اور کوہاٹ کے گورنر/والی کے طور پر کام کیا، جبکہ حال میں تحریک کے رہبری شوری کے رکن کے طور پر کام کر رہا ہوں اللہ توفیق دے آمین

**ٹیم مجلہ طالبان :** آپ نے محترم کمانڈر عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ کے ساتھ تقریبا ایک عشرہ گزارا، ان کی ذاتی اور پروفیشنل زندگی کا مختصر تذکرہ کن الفاظ میں کرنا چاہیں گے ؟

**عمر خراسانی :** آپ نے مجھ سے ایسی شخصیت کے بارے میں سوال کیا، جس کے بارے میں اپنے خیالات کے اظہار کے لیے شاید مجھے وہ الفاظ نہ ملیں جس سے ان کی شخصیت کا احاطہ کیا جاسکے، مگر میں مشت نمونہ خروار کے طور پر اپنے تجربے اور یادیں آپ کے قارئین کے لیے شئیر کروں گا

عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ ایک سحر انگیز شخصیت کے مالک ایک بہترین جہادی قائد تھے، جنہوں نے انتہائی مشکل حالات میں کم مادی وسائل کے باوجود جنوبی ایشیاء کی سب سے بڑی جہادی تنظیم تحریک طالبان پاکستان کے قیام میں نہ صرف کردار ادا کیا بلکہ اسے تناور درخت بنانے کے لیے ہر طرح کے خطرات کا سامنا کیا وہ اولوالعزم ہونے کی زندہ مثال تھے اور جس چیز کا عزم کرتے اسے حاصل کرنے کے لیے آخری حد تک جاتے ان کا عزم تھا کہ وہ پاکستان میں مکمل اسلامی نظام کی نفاذ کے لیے کسی بھی ممکن کام سے دریغ نہ کریں ان کا ماننا تھا کہ ہمیں اس مکار دشمن پر کبھی بھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اپنے مقدس جہاد کے ذریعے اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتے تھے وہ کہا کرتے تھے اگر ریاست ۹۹ فیصد اسلام نافذ کریگی تو باقی ماندہ ا فیصد کے لیے بھی ان کے خلاف لڑوں گا جب تک کہ مکمل اور پورا اسلامی نظام نافذ نہیں ہوتا وہ جہاد پاکستان کے ثمرات کی خاطر اتحاد و اتفاق پر بہت زور دیتے تھے اور اتحاد و اتفاق کے لیے جو بھی کوشش کرتے تھے وہ بلا قید و شرط ان کے ساتھ ہو جاتے تھے کہا کرتے تھے میں مجاہدین کے اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنے کے لیے کسی بھی جونئیر ساتھی کی اطاعت قبول کروں گا وہ رحماء بینھم کا مصداق تھے اور کسی بھی مجاہد ساتھی کے لیے اتنے حساس ہوتے تھے جتنا کوئی فرد اپنے فیملی ممبر کے لیے حساس ہوسکتا ہے انہیں ہر ساتھی کی مشکلات اور ضروریات کا پتہ ہوتا تھا اور اسے پورا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے وہ ایک بہترین اور مدبر سیاستدان تھے اور ان کے سیاسی فیصلے اکثر درست ثابت ہوتے تھے، کبھی ایسا فیصلہ کرتے کہ ہم سب ان کی مخالفت کرتے مگر آخر وہی صحیح ہوتے ان کا قوت فیصلہ بہت مضبوط تھا اکثر ہمیں کہا کرتے تھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہو دعائے استخارہ پڑھ کر اللہ پر توکل کرو اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہوگا وہ دل کے صاف و مخلص تھے اور کہا کرتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ اتنے خلوص کیساتھ معاملہ کرو کہ وہ اگر تمہارے ساتھ برائی کرنے کا سوچے تو ان کا ضمیر ان کو ملامت کرے انہوں نے دشمن کو لوہے کے چنے چبوا کر خود کو ایک بہترین عسکری قائد بھی ثابت کر دیا تھا اور دشمن ان کے نام سے ڈرتے تھے یہی وجہ تھی کہ دشمن نے ان کو نشانہ بنانے کا کوئی راستہ نہیں چھوڑا اور میڈیا کے ذریعے ان کو بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر وہ چٹان کیطرح وہاں بھی ان کا مقابلہ کرتے تھے اور دشمن اس کا اعتراف کرتا تھا امیر محترم عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ کی شہادت ناقابل تلافی نقصان ہے اور کوئی ان کی جگہ نہیں لے سکتا، مگر ہم ان کے راستے پر چلنے اور ان کے خوابوں کی تعبیر ڈھونڈنے کے لیے ان کے نقش کردہ راستوں پر چلتے رہیں گے ان شاءاللہ

**ٹیم مجلہ طالبان :** محترم کمانڈر عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ کے انتقام کے سلسلے میں کارروائیاں ہوئیں، آپ کیا سمجھتے ہیں یہ کب تک جاری رہنی چاہئیں؟

**عمر خراسانی :** جی بالکل، امیر محترم نے ہر مظلوم اور مجاہد کا انتقام لیا ہے وہ ہمیشہ سے مظلوم کیساتھ کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے ہمیشہ

اپنے ساتھیوں پر کیئے گئے مظالم کا انتقام لیا ہے اور اس معاملے میں ان کا موقف کافی سخت ہوتا تھا اب جب انہیں شہید کر دیا گیا ہے تو ان کا انتقام ہمارے اوپر فرض ہے جس کے لیے ہم نے یہ مبارک سلسلہ شروع کیا مزید اس حوالے سے تحریک طالبان پاکستان کی وزارت دفاع کا مؤقف ہمارا موقف ہوگا

ٹیم مجلہ طالبان : مجاہدین کے درمیان اتفاق واتحاد کی اہمیت اور اس پر قائم رہنے کیلئے کیا کہنا چاہیں گے ؟

عمر خراسانی : اتحاد و اتفاق ہی ہے، جو ہمیں ایک دوسرے سے جوڑ کر رکھتا ہے اور جب تک ہم ایک دوسرے سے جڑے ہیں تو دشمن کے مقابلے میں مضبوط ہونگے تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جب امت نے تقسیم اور تفرقے کی راہ لی ہے توزوال نے ان کا استقبال کیا ہے اللہ سبحان وتعالی کا فرمان ہے : وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّـهَ مَعَ الصَّابِرِينَ•

پس مجاہدین کے لیے ضروری ہے کہ متحد رہیں تاکہ ان کا رعب و دبدبہ برقرار رہے اسی میں اسلام، جہاد اور مجاہدین کی بھلائی ہے

ٹیم مجلہ طالبان : کیا صرف یہی کافی ہے، یا اب بھی مزید پاکستانی مجاہدین کو تحریک طالبان پاکستان میں شامل ہوکر اس صف کو مضبوط کرنا باقی ہے ؟

عمر خراسانی : میں سمجھتا ہوں کہ تحریک طالبان پاکستان، جہاد پاکستان کی سب سے مؤثر اور واحد بڑی منظم تحریک ہے اس میں شامل ہوجانا اور اس کو مضبوط کرنا دراصل اسلامی نظام کے لیے کی جانے والی کوششوں کو تقویت دینے کے مترادف ہے جو لوگ اس بھلائی کے کام میں تحریک کا ساتھ دیں گے اس میں شامل ہونے والوں کے لیے کامیابی کا سامان ہے

ٹیم مجلہ طالبان : پاکستانی فوج و حکومت کو کیا پیغام دینا چاہیں گے ؟

عمر خراسانی : حکومت اور فوج کو یہی کہنا چاہوں گا کہ آپ لوگوں نے اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے اسلام دشمنی میں مظالم کا جو بازار گرم کر رکھا ہے ہم اس پر خاموش نہیں رہیں گا، بہتر ہوگا کہ آپ خود کفر کا ساتھ چھوڑ کر دنیا اور آخرت کی خوشحالی اور امن کا سامان بحال کریں.

ٹیم مجلہ طالبان : ہمارے مجاہدین اور عام قارئین کو کیا پیغام دینا چاہیں گے ؟

عمر خراسانی : مجاہدین کے لیے میرا پیغام ہے کہ وہ صبر و استقامت کیساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور اپنے امراء کی اطاعت کریں تاکہ اللہ تعالی کی مدد آپ کیساتھ شامل حال رہے عام مسلمانوں سے درخواست کروں گا کہ تحریک طالبان پاکستان آپ لوگوں کے درمیان سے نکلی ہوئی ایک جماعت ہے جو صرف اسلامی نظام کی تنفیذ کے لیے برسر پیکار ہے، ان کے ہاتھ مضبوط کریں یہی آپ سب کے غمخوار ہیں




## انٹرویو، ڈاکٹر حمود سواتی حفظہ اللہ
## مسئول سیاسی امور

محترم قارئین!

سلسلہ انٹرویوز میں اس بار تحریک طالبان پاکستان کے وزیر سیاسی امور محترم ڈاکٹر حمود سواتی حفظہ اللہ کا انٹرویو لیا گیا ہے آپ بھی دیکھیں کہ محترم، تحریک میں کیا مصروفیات رکھتے ہیں اور ان کا شعبہ کتنا اہم ہے؟

**ٹیم مجلہ طالبان:** محترم ڈاکٹر صاحب، آپ کا شکریہ کہ ہمیں وقت دیا سب سے پہلے مجلہ طالبان کے قارئین کے سامنا اپنا تعارف کروائیں

**ڈاکٹر حمود صاحب:** بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامداو مصلیا:

سب سے پہلے تو میں مجلہ طالبان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے بھائیوں کے سامنے مخاطب کرنے کا موقع فراہم کیا آپ نے تعارف کروانے کا کہا ہے تو میرا جہادی نام ڈاکٹر حمود ہے اور میں پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع سوات کا رہنے والا ہوں ہم نے تحریک نفاذ شریعت میں جہادی سفر شروع کیا اور سابق امیر تحریک طالبان پاکستان مولانا فضل اللہ رحمہ اللہ کے ساتھ ابتداء سے کھڑا رہا اور ان کی رفاقت میں افغان جہاد میں بھی حصہ لیا سوات کے سقوط کے بعد باجوڑ ایجنسی، مہمند ایجنسی اور شمالی و جنوبی وزیرستان کے اسفار میں بھی مولانا فضل اللہ رحمہ اللہ کے ساتھ رہا میں نے ان کے ساتھ بطور سفیر کافی خدمات انجام دیں اور رہبری شوریٰ تک کی مختلف تشکیلات پر رہا پھر جب مولانا صاحب اور استاد فاتح رحمہ اللہ شہید ہوئے تو ساتھیوں کے مشورے سے (سابقہ) حلقہ ملاکنڈ ڈویژن کا مسئول مقرر ہوا اور اب تحریک کی وزارت سیاسی امور کا مسئول اور رہبری شوریٰ کا رکن ہوں

**ٹیم مجلہ طالبان:** آپ وزیر سیاسی امور ہیں، تحریک میں اس شعبے یا وزارت کی کیا اہمیت ہے؟

**ڈاکٹر حمود صاحب:** دیکھیں، ہم اور آپ جانتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی اصلاحات لانے کیلئے اس میں واضح ارشادات موجود ہیں یہ بھی ایک فطری بات ہے کہ اجتماعی نظام کو صحیح طور پر چلانے کیلئے

ادارتی نظام کو چلانا انتہائی ضروری ہے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے لیکر آخری خلافت اسلامیہ تک یہی سلسلہ چلا آرہا تھا تو تحریک طالبان پاکستان کی قیادت نے بھی فیصلہ کیا کہ چونکہ خارجی امور ادارتی نظام کا اہم حصہ ہے تو انہوں نے خارجی امور کیلئے وزارت کا قیام عمل میں لایا جسے ہم سیاسی کمیشن یا وزارت سیاسی امور کے نام سے جانتے ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان :** اپنے کام کا مختصر سا طریقۂ کار بیان کریں!

**ڈاکٹر حمود صاحب :** ہم نے اپنے سیٹ اپ کو دو زونل کمیشنز میں تقسیم کیا ہے اور اس کے ماتحت ہر ولایت / ڈویژن کے مسئولین ہیں جو اپنے ماتحت علاقوں میں ساتھیوں کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں اور بوقت ضرورت ان کی مشکلات حل کرنے میں مصروف ہوجاتے ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان :** کیا آپ تحریک میں اس مسئولیت کے علاوہ دیگر مصروفیات رکھتے ہیں؟

**ڈاکٹر حمود صاحب :** جی، اس کے علاوہ میں تحریک کی رہبری شوریٰ کا رکن ہوں اور مذاکراتی کمیٹی کی مسئولیت بھی میرے پاس رہی اور اس کا رکن بھی رہا

**ٹیم مجلہ طالبان :** کچھ لوگ سیاست کو اسلام اور جہاد سے الگ تصور کرتے ہیں، انہیں کیا کہنا چاہیں گے؟

**ڈاکٹر حمود صاحب :** یہ تو لوگوں کی کم فہمی اور اسلامی نظام کا مطالعہ نہ کرنے پر دلالت کرتی ہے صلح حدیبیہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس بنا پر ابوسفیان (جو اس وقت کافر تھے) کے پاس بھیجنا اور اس میں اس نقطے کو ملحوظ خاطر رکھنا کہ عثمان رضی اللہ عنہ قوم میں ابوسفیان کے قریب ہیں اور اسی طرح مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام دیگر بادشاہوں کے پاس سفیران و وفود بھیجتے رہے اور اس بات کا لازمی خیال رکھتے کہ ایسا صحابی بھیجا جائے جو متعلقہ بادشاہ کی زبان سمجھتا ہو تو خارجہ پالیسی اسلامی سیاست اور سیاست اسلام و جہاد کے ساتھ جڑی ہوئی چیز ہے کوئی الگ مسئلہ نہیں ہے آج کل اسلام پسندوں کو حکمرانی سے دور رکھنے کیلئے بھی یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** موجودہ صورتحال میں تحریک طالبان پاکستان کو کیسی سیاست اپنانی چاہیے؟

**ڈاکٹر حمود صاحب :** تحریک طالبان پاکستان کو چاہیے کہ وہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ یعنی اپنے ہدف تک رسائی کی ہر ممکن کوشش کرے اور وہاں جاری ظلم و جبر کا سلسلہ روکنے میں اہم کردار ادا کرے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرے اور بے جا کسی ملک یا قوم کیلئے خطرہ بننے کی کوشش نہ کرے ہم کامیاب تب ہی ہوسکتے ہیں جب اپنے ہدف پر نظر رکھیں اور ممکنہ خطرات سے بچنے کی کوشش کریں

**ٹیم مجلہ طالبان :** بطور وزیر سیاسی امور آپ ان پاکستانی مجاہدین کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں جو تحریک طالبان پاکستان میں شامل نہیں ہیں؟

**ڈاکٹر حمود صاحب :** میں تمام مجاہدین کو بحیثیت مجاہد قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور یہ لازم بھی ہے مگر ان کی خدمت میں یہ عرض ضرور کرنا چاہوں گا کہ اب جہاد پاکستان کیلئے جو قربانیاں دی جا رہی ہیں ان قربانیوں کو مؤثر بنانے کیلئے وحدت کی بہت ضرورت ہے اور قرآن مجید کا بھی یہی حکم ہے :

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

اور جب ہمارا خون ایک ساتھ بہے گا تو اس کی نہر بنے گی جس سے جہاد

کی آبیاری ممکن ہے عنداللہ بھی ہم سب کے ذمے ہے کہ ہم ایک ہوکر لڑیں تاکہ ہمارا اجہاد موئثر ہوجائے

ٹیم مجلہ طالبان : تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے

ڈاکٹر حمود صاحب : مجاہدین کیلئے میرا پیغام ہے کہ :

*وہ اپنی قیادت بشمول امیر و رہبری شوریٰ پر اعتماد کریں

*ان کے ہر شرعی امر کی تعمیل کریں

*اندرونی اختلافات سے بچ کر رہیں کیونکہ اندرونی اختلافات کے ہوتے ہوئے فتح دینا اللہ رب العزت کی سنت نہیں ہے

*تحریک کے لوائح کی پاسداری کریں

اپنی صفیں منظم رکھیں

*عام لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں

*اگر کوئی غلطی ہو تو ایک دوسرے سے معافی مانگیں

*خود کو قوم کا خادم ثابت کریں

ٹیم مجلہ طالبان : پاکستانی بھائیوں کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے ؟

ڈاکٹر حمود صاحب : پاکستانی عوام خصوصا طلباء و علمائے کرام کو میرا یہ پیغام ہے کہ ہم آپ کو اپنے بدن کا حصہ سمجھتے ہیں ہم سب کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہم اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر ایک ہوں، آپ پہلے بھی ناقابل فراموش قربانیاں دے چکے ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ آپ تحریک طالبان پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوکر اپنی سابقہ قربانیوں کا ثمرہ حاصل کرنے کیلئے پاکستان میں اسلامی نظام کی کوشش کریں تاکہ آپ ایک حقیقی آزادی بھی حاصل کریں اور عنداللہ آپ کا ذمہ بھی فارغ ہو




انٹرویو، کمانڈر بلال فاروقی حفظہ اللہ
مسئول مالی امور

**ٹیم مجلہ طالبان :** محترم فاروقی صاحب! سب سے پہلے مجلہ طالبان کے قارئین کے سامنے اپنا مختصر تعارف کروائیں

**بلال فاروقی :** میرا نام بلال فاروقی ہے اور ضلع بنوں کا رہنے والا ہوں فی الحال تحریک طالبان پاکستان کے رہبری شوریٰ کا رکن ہوں اور وزارت اقتصاد کا مسئول بھی ہوں اس کے علاوہ گروپ لیڈر/ دلگئی مشر بھی ہوں

**ٹیم مجلہ طالبان :** آپ کے شعبے کا طریقۂ کار اور نظم کیا ہے؟

**بلال فاروقی :** ہمارے کام کا طریقۂ کار یہ ہے کہ سب سے اوپر وزیر اقتصاد ہے، اس کے ماتحت ولایت/ڈویژن کی سطح پر رؤسا اور اس کے ماتحت تحصیل کی سطح کے مسئولین/مدیران ہوتے ہیں کسی بھی مدیرِ تحصیل یا رئیسِ ولایت کے ہاتھ جب مال آتا ہے تو وہ رئیسِ ولایت لائحے کے مطابق مال وزیر کے حوالے کرتا ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** مالیات کا شعبہ اہم ہوا کرتا ہے، تحریک طالبان پاکستان کیلئے اس کی اہمیت کتنی ہے؟

**بلال فاروقی :** ہر نظام کیلئے بعض امور ایسے ہوتے ہیں جو وجوب کے درجے میں ہوتے ہیں، یعنی اس کے بغیر نظام باقی نہیں رہ سکتا اس میں سے ایک مالیاتی سسٹم بھی ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ تحریک طالبان پاکستان ایک وسیع نظام ہے، اس میں اقتصاد یا معیشت کی بنیادی اہمیت سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے؟

**ٹیم مجلہ طالبان :** آپ کے ذرائع آمدن کیا ہیں؟

**بلال فاروقی :** ہمارا ذریعۂ آمدنی ہمارے غیرتمند مسلمان بھائیوں کا تعاون ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** آپ کے بڑے اور اہم مصارف کیا ہیں؟

**بلال فاروقی :** چونکہ تحریک طالبان پاکستان ایک عسکری جماعت ہے تو زیادہ مال عسکریت میں ہی لگتا ہے اس کے علاوہ قیادت تحریک کے مرکزی شعبوں، وزارتوں اور ولایات کو سہم دیتی ہے، یہ ہمارے اہم مصارف ہیں

ٹیم مجلہ طالبان : آپ بحیثیت وزیر اقتصاد کس کو جوابدہ ہیں؟
بلال فاروقی : میں تحریک طالبان پاکستان کے رہبری شوریٰ کو جوابدہ ہوں

ٹیم مجلہ طالبان : آپ کا کام ایسا ہے کہ ساتھیوں کو گلے شکوے ضرور ہوتے ہوں گے، انہیں کیا کہنا چاہیں گے؟
بلال فاروقی : جہاد صبر و استقامت، مصائب و مشکلات کا راستہ ہے تو مجاہدین کو صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے

ٹیم مجلہ طالبان : ہماری معلومات کے مطابق ماتحت مجاہدین خود ہی چندہ وغیرہ کرکے اپنی مالی ضروریات پوری کرتے ہیں، کیا یہ آپ کا ہی فرض نہیں ہے؟
بلال فاروقی : چندہ کرنا ایک مسنون و مشروع اور معقول عمل ہے، ہمارے کئی گروپس / دلگئی اور مسئولین شعبہ جات اپنی مسئولیت کے مطابق چندے کرتے ہیں اس کے علاوہ لائحے کے مطابق جتنی ذمہ داری ہماری بنتی ہے تو ہم ان کا سہم دیتے ہیں

ٹیم مجلہ طالبان : اگر مالی مشکلات ہوں تو اس کے حل کیلئے آپ کیا اقدامات کرتے ہیں؟
بلال فاروقی : کیا کرتے ہیں، بس کوششیں مزید بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعائیں کرتے ہیں اکثر شعبوں کے مسئولین کو امر کرتے ہیں کہ وہ عبادات میں اضافہ کریں اور اللہ کے حضور دعائیں کریں تاکہ ہمارے مسائل حل ہوں

ٹیم مجلہ طالبان : اپنے ساتھیوں اور عام پاکستانیوں کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟
بلال فاروقی : اپنے مجاہدین ساتھیوں کو تو یہ پیغام ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کے لوائح کی پاسداری کرتے ہوئے اجتماعی فعالیت کریں کیونکہ جہاد اطاعت کا نام ہے
عام پاکستانی بھائیوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ مجاہدین کے ساتھ خصوصی طور پر مالی تعاون کریں، اور یہ آپ کا دینی و اخلاقی فریضہ بھی ہے




**انٹریو، مفتی غفران حفظہ اللہ**

**مسئول اطلاعات ونشریات**

**ٹیم مجلہ طالبان :** محترم مفتی صاحب! سب سے پہلے ہمارے قارئین کے سامنے اپنا تعارف کروائیں۔

**مفتی غفران صاحب :** الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ امابعد! میرا جہادی نام غفران اور میرا آبائی وطن باجوڑ ایجنسی ہے، باجوڑ ایجنسی میں اپنے بڑے چچا (مرحوم نوراللہ مرقدہ) سے ناظرہ اور حفظ قرآن مکمل کرنے کے بعد دور اور تجوید قرآن کے لئے والد صاحب محترم نے پنجاب میں مولانا قاری سلیمان صاحب کے ہاں بٹھایا، دور اور تجوید کی سند حاصل کرنے کے بعد وطن واپسی پر دو سال ایک تبلیغی مدرسہ میں اردو اور فارسی پڑھی۔ درس نظامی میں آگے بڑھنے کی خاطر کراچی جانا پڑا جہاں وفاق المدارس العربیہ کے تحت درجہ اولی تا تخصص فی الفقہ کا طویل اور مبارک سفر طے کرکے اڑھائی سال درس نظامی کی تدریسی خدمات انجام دینے کی سعادت حاصل کی۔ تدریس کے دوران (۲۰۱۲ء میں) ظالم سیکیورٹی اداروں نے مدرسہ پر چھاپہ مارا، بندہ کو اللہ تعالی نے خصوصی مدد سے فرار ہونے میں کامیابی سے نوازا اور یہی فرار بندہ کی ہجرت کا باعث بنا۔ خلیفہ عمر منصور شہید رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد کئی سال حلقہ درہ آدم خیل وپشاور کے مجاہدین کی خدمت کا بارگراں بندہ کے کندھوں پر پڑا رہا، تقریبا تین سال قبل امیر محترم اور رہبری شوری کی لازوال محنت سے حلقوں کا نظام امارت اسلامیہ افغانستان کے طرز پر "دلگی نظام" میں تبدیل ہوا، اور حلقوں کے تمام مسئولین کا انتخاب رہبری شوری ارکان کے طور پر ہوا۔ رہبری شوری سمیت وزارت اطلاعات کی خدمات میں میں تاحال مصروف ہوں۔ اللہ تعالی اخلاص اور شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** بحیثیت ایک مجاہد اور وزیر اطلاعات، میڈیا کی اہمیت کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

**مفتی غفران صاحب :** میڈیا کی اہمیت کا اندازہ ہم ایک مثال سے اچھی طرح لگا سکتے ہیں، مثلا ایک بہت بڑا ڈیم ہے جس کا پانی اس قدر کثیر مقدار میں ہے جو انسانی سوچ سے بھی بالاتر ہے اور ڈیم کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں دروازے ہیں، ہر دروازے کے پاس خطرناک ترین زہریلا مواد موجود ہے۔ جو بھی دروازہ

کھلتا ہے، ہر طرف سیلاب کی شکل میں بستیوں کی بستیاں اجاڑ اور قوموں کے قومیں تباہ کرکے رکھ دیتا ہے، ان دروازوں کی چابیاں ڈیم کے مالک نے نہایت سستے داموں بیچنے کے لئے باہر رکھی ہیں، لوگ دھڑادھڑ سستے داموں من پسند دروازے کھولتے ہیں اور من پسند زہریلا مواد شامل کرکے ہر سو ایک خاموش سیلاب اور طوفان برپا کرکے کسی کی حیا اور غیرت سلب کرتے ہیں تو کسی کا ایمان، کسی کا دل و دماغ مسخر کر دیتے ہیں تو کسی کی جان لے لیتا ہے۔ ایسی صورتحال میں ایک مدبر و مفکر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ سستے داموں ڈیم کے مالک سے مختلف سمت کی چابیاں لے اور اللہ تعالی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے تریاقی نسخے اس پانی میں شامل کرکے زہر کو تریاق، کڑواہٹ کو مٹھاس اور حرارت کو برودت میں بدل ڈالے اور سیلاب کو میٹھے نہروں کی شکل میں جاری کردے، جس سے صرف عالم انسان نہیں بلکہ عالم حیوانات وجمادات بھی مستفید ہوتے رہیں۔ آج کل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ڈیموں پر اغیار کا قبضہ ہے، وہ جس قوم کو جو بھی زہریلی فکر اور سوچ دینا چاہتے ہیں، آسانی سے ڈیم کا کوئی دروازہ کھول کر اس سیلاب میں ان کو بہادیتے ہیں۔ پس اگر اس ڈیم کے دروازوں کو مسلمانوں نے اغیار کے لئے خالی چھوڑ دیا اور آسمانی اور نبوی تریاقی نسخوں کے ذریعے ان سیلابوں کی طغیانی کو دبایا نہیں تو عنقریب مسلمانوں کی اگلی نسل ان فکری اور مغربی سیلابوں میں بری طرح غرق ہوکر رہ جائے گی۔ فاللہ خیر حافظا وھوارحم الراحمین۔

**ٹیم مجلہ طالبان:** عمر میڈیا اس تحریک کا ایک اہم شعبہ ہے، ظاہر ہے کہ پچھلے کسی بھی وقت سے منظم ہے، ضرور کوئی محرکات ہوں گے، وہ کیا ہیں؟

**مفتی غفران صاحب:** یقینا عمر میڈیا اس تحریک کے اہم ترین شعبوں میں سے ایک بنیادی شعبہ ہے، پچھلے ہر وقت کی بہ نسبت اس وقت نہایت منظم اور فعال ہے۔ اس کے منظم ہونے کے پیچھے اصل راز تو اللہ تعالی کی خصوصی مدد و نصرت ہے۔ تاہم ظاہری اعتبار سے بھی اس شعبے کے منظم ہونے کی کئی وجوہات ہمارے سامنے ہیں:

۱) مجاہدین کی صفوں میں وحدت واتفاق کا وجود،

۲) سابقہ حلقاتی سسٹم کا توڑ، کیونکہ اُس وقت اگر آٹھ دس حلقے ہوتے تو ہر ایک حلقے کا الگ ترجمان اور الگ پالیسی ہوا کرتی تھی،

۳) امیر محترم اور اراکینِ رہبری شوری (حفظھم اللہ) کی شب و روز حد درجہ محنت، فکر مندی اور دعائیں،

۴) عمر میڈیا ٹیم کی انتھک محنت اور اس کے مسئول کی مخلصانہ جدوجہد،

۵) مجاہدین کے اندر فکری وحدت، افراط وتفریط سے اجتناب اور علماء دیوبند (کثر اللہ امثالھم) کی تشریحات کی روشنی میں اہل سنت والجماعت کے منہج پر کاربند ہونا وغیرہ ایسے اسباب بنے کہ اس شعبے نے ترقی کی اور منظم ہوا۔

**ٹیم مجلہ طالبان:** آپ کے کام کا طریقہ کار کیا ہے؟

**مفتی غفران صاحب:** ہمارا طریقہ کار انہی اصول ولوائح کے مطابق ہے جو رہبری شوری کی طرف سے مستقل لائحہ (لائحہ برائے اعلامی کمیشن) کی شکل میں ہمیں دیا گیا ہے۔ سب سے اوپر وزیر اطلاعات بمع اراکین اور ان کے ماتحت مسئول عمر میڈیا اور ان کے ماتحت مختلف شعبوں (شعبہ ڈیزائننگ، ویڈیو سٹوڈیو، مجلات، سوشل میڈیا وغیرہ) کے مسئولین اپنے اراکین کے ساتھ انہی لوائح پر عمل کرتے ہوئے کام کرتے ہیں۔ ہنگامی طور پر رہبری شوریٰ اور تحریک کے دارالافتاء سے بھی رجوع کیا جاتا ہے، تاکہ نشرواشاعت شرعی دائرہ کار میں ہو۔

**ٹیم مجلہ طالبان:** تحریک طالبان پاکستان کے تو تقریبا تمام شعبے دو

زونز میں منقسم ہیں، میڈیا میں ایسا کیوں نہیں ہے؟

مفتی غفران صاحب: میڈیا کسی بھی تنظیم یا تحریک کا ترجمان ادارہ کہلاتا ہے اور ترجمان ادارہ ایک ہی ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ تحریک طالبان پاکستان کے اداروں کا دو زونوں میں تقسیم کرنے کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ ہر زون کے لئے الگ الگ اصول ہیں۔ اصول اور لوائح تمام اداورں کے لئے ایک ہی ہیں، یہ تقسیم صرف جغرافیائی اور انتظامی تقسیم ہے، کوئی نظریاتی یا اصولی تقسیم نہیں ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ عمر میڈیا پر فی الحال کیا کیا نشر کر رہے ہیں؟

مفتی غفران صاحب: عمر میڈیا پر تحریک طالبان پاکستان کی نشریات کا خلاصہ ہم ذکر کر دیتے ہیں۔

عمر میڈیا کئی ذیلی شعبوں سے عبارت ہے:

۱) شعبہ ویڈیوز، اس شعبے کے تحت دس سے زائد ویڈیو سلسلے چل رہے ہیں:

ابطال امت

زیر نظر

معرکے ہیں تیز تر

کفالۃ الیتیم

نہ جانے میرے بستی کے لوگ کب جاگیں گے؟

تیار ہیں ہم

ہم لوگ طالبان ہیں

میں جہاد کا مسافر

دعوتِ جہاد

شاہین جوان

رسم محبت (عنقریب، ان شاءاللہ)

۲) شعبہ آڈیوز، اس شعبے کے تحت چار قسم کے سلسلے چل رہی ہیں:

۱) زونل ایف ایم) شمالی زون والا فعال ہے اور جنوبی زون والے پر کام جاری ہے)

۲) اردو اور پشتو زبانوں میں جہادی نظموں کے مختلف البمز موقع بموقع نشر کیے جاتے ہیں۔

۳) اصلاحی بیانات جن میں تحریک کے قائدین اور علماء کے بیانات شامل ہوتے ہیں۔

۴) پوڈ کاسٹ پاسون، تقریبا پندرہ دن میں ایک پروگرام ہوتا ہے، جس میں حالات حاضرہ پر بحث اور انٹرویوز شامل ہوتے ہیں۔

۵) تحریری شعبہ، اس شعبہ کے تحت تین مختلف مجلے نشر ہوتے ہیں:

مجلہ طالبان اردو (ماہنامہ)

مجلہ خدیجۃ الکبریٰ اردو (خواتین کے لئے)

مجلہ صدائے طالبان پشتو (عنقریب، ان شاءاللہ)

اس کے علاوہ ملکی و غیر ملکی سطح پر امت مسلمہ کو پیش آمدہ مسائل پر اعلامی کمیشن کے چند ارکان مشاورت کے بعد تحریک کا موقف واضح کرتے ہیں۔ بالخصوص پاکستان میں جو مسائل پیش آتے ہیں، ان پر بر وقت تحریک کا موقف پیش کرتے ہیں۔ عیدین کے پیغامات یا کسی اہم مسئلے پر امیر محترم حفظہ اللہ کی طرف سے بیانات، اور ولایتی سطح پر مشکلات کے حل کے لئے متعلقہ والی صاحب کی طرف سے جو بیان نشر ہوتا ہے وہ بھی اعلامی کمیشن کی منظوری کے بعد نشر ہوتا ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: مجلہ طالبان، جس کو آپ انٹرویو دے رہے ہیں، اس کی اہمیت کیا ہے؟

مفتی غفران صاحب: ہر مجلہ کسی بھی تحریک کی ترجمانی اور پیغام رسانی کا ایک اہم ذریعہ کہلاتا ہے۔ مجلہ طالبان میں تحریک طالبان پاکستان کے پورے مہینے کی کارروائیاں، اہم اداریہ اور حالت حاضرہ پر سیر حاصل بحث شامل ہوا کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایک ہی مجلس میں تحریک طالبان پاکستان کے پورے مہینے کے حالات و واقعات اور کاروائیوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ مجلہ

طالبان کو اٹھا کر مطالعہ فرمائے۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** سوشل میڈیا کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے، مجاہدین بھی اسی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں، انہیں کیا کہنا چاہیں گے؟

**مفتی غفران صاحب :** سوشل میڈیا کا استعمال دو دھاری تلوار کے استعمال کے مترادف ہے۔ اگر درست فکر، شرعی امور سے واقفیت کے بغیر غفلت کی حالت میں کوئی اس میدان میں قدم رکھ کر بے دریغ استعمال کرنے لگتا ہے تو تباہی کے علاوہ کچھ بھی اس کے ہاتھ نہیں آسکتا، لیکن اگر کوئی دل، آنکھ اور زبان پر کنٹرول رکھتے ہوئے بیدار مغز کے ساتھ سوشل میڈیا کو فکری جنگ کے میدان مبارزہ کے طور پر استعمال کرتا رہے، تو وہ شخص ناقابل یقین فوائد (افادہ و استفادہ) سے بہرور ہوگا۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** جہاد پاکستان میں میڈیا کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

**مفتی غفران صاحب :** جہاد پاکستان کے خلاف میڈیا کو دشمن نے بنیادی آلہ کے طور پر استعمال کیا ہے۔ چونکہ میڈیا کے وسائل پر دشمن کا قبضہ ہے، اس وجہ سے وہ مجاہدین کے مثبت کردار کو منفی شکل میں عوام کے سامنے پیش کرتا ہے اور مجاہدین و عوام کے درمان نفرت اور دشمنی کے بیج بوتے ہیں۔ لیکن جب سے مجاہدین نے میڈیا کے میدان میں مہارت حاصل کی اور بعض وسائل تک رسائی حاصل کی ہے اس وقت سے مجاہدین کا حقیقی اور مثبت چہرہ اہلیان پاکستان پر واضح ہوا ہے اور دشمن کے پروپیگنڈے بے اثر ثابت ہو چکے ہیں۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** عام مسلمانوں اور مجاہدین، خصوصا تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

**مفتی غفران صاحب :** عوام اور مجاہدین سب کو میرا یہ پیغام ہے کہ میڈیا کو استعمال کرتے وقت یہ خیال ضرور رہے کہ اس وقت دشمنان اسلام کی توجہ خاص اس بات پر مرکوز ہے کہ میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کریں اور مجاہدین کو ملک دشمن یا قوم دشمن کے طور پر پیش کریں، اس ایجنڈے پر وہ اربوں ڈالر صرف کرتے ہیں تاکہ بے بنیاد خبروں، تبصروں اور تجزیوں سے سادہ لوح عوام کو مجاہدین اسلام سے بدظن کر سکیں۔

لہذا، آپ حضرات قوی ایمان اور مضبوط عزم کے ساتھ دشمنان اسلام کے اس جادو کو توڑ ڈالیں اور مثبت، مدلل اور مصلحانہ انداز میں مجاہدین کا موقف پیش کریں۔




## انٹرویو، شیخ عبدالرحمن حماد حفظہ اللہ
## رکن رہبری شوریٰ و اعلامی کمیشن

سلسلہ انٹرویوز میں اس مرتبہ تحریک طالبان پاکستان کے رہبری شوریٰ اور اعلامی کمیشن کے رکن محترم شیخ عبدالرحمن حماد حفظہ اللہ کا انٹرویو شامل کیا گیا ہے۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** شیخ صاحب! سب سے پہلے مجلہ طالبان کے قارئین کے سامنے اپنا تعارف کروائیں!

**شیخ عبدالرحمن :** بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد :

بندہ کا نام عبد الرحمن نام ہے، جبکہ تخلص "حماد" ہے، پشتون قبائل میں مشہور معروف قبیلہ "آفریدی" کی آٹھ شاخوں میں سے "آدم خیل" کے ساتھ میرا تعلق ہے۔ درسِ نظامی کی تکمیل میں بندہ کو جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی، جامعہ امام ابو حنیفہ مکہ مسجد، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، جامعہ اسلامیہ طیبہ، جامعۃ الرشید اور جامعہ دار العلوم کراچی کے اساتذہ کرام کا شرفِ تلمّذ حاصل ہے، اور سندِ فراغت ایشیاء کی مشہور جامعہ، جامعہ دار العلوم کراچی سے ۲۰۰۵ء میں حاصل کیا۔ فراغت کے بعد اللہ تعالی کی توفیق سے بندہ کئی سال تک درسِ نظامی کی تدریس سے منسلک رہا۔

اللہ تعالی کے خصوصی فضل سے بندہ عملی طور پر ۱۹۹۸ء سے جہاد کے ساتھ وابستہ ہوا، ابتدائی عسکری تربیت (تاسیسیہ) حرکت المجاہدین کے معسکر میں استاد سیف الرحمن بلالی شہید رحمہ اللہ سے حاصل کی، اس کے بعد بگرام کے محاذ پر استاد بابر شہید رحمہ اللہ کی کمان میں کچھ عرصہ رباط کا فریضہ سرانجام دیا، نائن الیون کے بعد افغانستان پر امریکی حملہ کے وقت اسلامی حکومت کے دفاع کی خاطر عظیم جہادی رہنما سیف الرحمن منصور شہید رحمہ اللہ کے ساتھ کرغنہ فرقہ۸ میں رہا، اور سقوط کے بعد امارت اسلامیہ کے بعض کمانڈانوں کے ساتھ جہادی سرگرمیوں میں مصروف رہا، مگر جب دیکھا کہ امارت اسلامی اپنا دفاعی جہاد بڑی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھا رہی ہے، اور جلد ہی اپنی کھوئی ہوئی حکومت حاصل کر کے اسلامی نظام کی بحالی کا فریضہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے گی اور بالمقابل یہ بھی دیکھا کہ پاکستان کا حکمران طبقہ مملکتِ خدا داد پاکستان کے مقصدِ حصول کے ساتھ مسلسل دھوکہ دہی اور غداری کا مرتکب ہے تو مزید رہا نہ گیا، تمام

مصروفیات کو خیر باد کہہ کر تحریک طالبان پاکستان (جو نظریہ پاکستان کی محافظ جماعت ہے) کے ساتھ ۲۰۱۳ء میں جڑ گیا ۔ بندہ بفضل اللہ تعالی تحریک طالبان پاکستان میں مرکزی اور علاقائی سطح پر مختلف شعبوں میں کام کرتا رہا، جن میں پر نٹنگ کا شعبہ، احتساب، قضاء، دارالافتاء، اعلامی کمیشن اور رہبری شوری کی خدمات سر فہرست ہیں ۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** ملک کی موجودہ صورتحال پر آپ کا کیا تجزیہ ہے؟

**شیخ عبدالرحمن :** ملک کی موجودہ صورتحال کا تجزیہ کرنا اب ایسی بات نہیں رہی کہ جس کے لیے کسی کو زحمت دینا پڑے اور قارئین کو تحصیلِ حاصل میں مبتلا کیا جائے، کیونکہ پاکستان کا ہر باشندہ دیکھ رہا ہے کہ ملک میں ہر سطح پر انارکی ہے، کرپشن عروج پر ہے، جس کا جتنا بس چلتا ہے ملک کے وسائل کو لوٹ رہا ہے، اَشرافیہ کی عیاشیوں کے لیے حاصل کردہ سودی قرضوں کے بوجھ تلے ملک کے اقتصاد کی کمر ٹوٹ چکی ہے ۔ پانی، بجلی اور گیس جیسی بنیادی ضروریات سے ملک کے اکثر باشندے محروم ہیں ۔ نااہل قیادت کی وجہ سے مہنگائی کے عذاب میں مبتلاء عوام کی بے چینی دن بدن بڑھ رہی ہے، عدلیہ فوجی جرنیلوں اور سیاست دانوں کا کھلواڑ بن چکی ہے ۔ چوری، ڈکیتی اور منشیات کا کاروبار و استعمال حکومتی سرپرستی میں عروج پر ہے، سیاسی کشمکش کی وجہ سے بعض سیاست دان جیل میں، بعض بیرونِ ملک فرار، اور بعض پارٹی اور سیاست تک چھوڑنے پر مجبور، فوجی و عسکری اداروں میں عہدوں کی تقسیم اور کنٹرول کے معاملے میں ایک طرف مذہبی، لسانی، سیاسی اور مفاداتی ٹولوں کی سرد جنگ کی وجہ سے بے اعتمادی اور بد نظمی پیدا ہو چکی ہے، جبکہ دوسری طرف اپنے روایتی دشمن (بھارت) سے اتنے مرعوب ہیں کہ حملے کے خوف کی وجہ سے ہنگامی طور پر قومی اسمبلی کا اجلاس بلا کر اپنا دشمن بلا مذاکرات و شرائط چھوڑا جاتا ہے، اور ساتھ میں فوجی جرنیلوں کا صحافیوں سے یہ کہنا کہ ہمارا فوجی ساز و سامان ناکارہ ہو چکا ہے، ہم بھارت کے ساتھ جنگ کی صلاحیت سے محروم ہو چکے ہیں، تیسری جانب تحریک طالبان پاکستان کے حملوں میں آئے دن تیزی کی وجہ سے خوف وہراس کا یہ عالم ہے کہ ہر عسکری ادارے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مجاہدین کے وار سے بچنے کے لیے دوسرے ادارے کو مدمقابل لایا جائے، پورے ملک میں مجاہدین کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں کی وجہ سے عسکری ادارے دفاعی پوزیشن پر جا چکے ہیں ۔ ان کا مورال ملکی تاریخ میں سب سے نچلے درجے تک جا پہنچا ہے، اور ان کی بوکھلاہٹ کا حال یہ ہے کہ ہر کارروائی کے بعد پڑوسی ملک کو موردِ الزام ٹھہرا کر اپنی نااہلی اور کمزوری کو چھپانے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے، تو ایسی صورتحال میں سوائے اِس کے اور میں کیا کہوں کہ کسی بھی وقت اس ملک کا نقشہ بدل سکتا ہے اور مٹ بھی سکتا ہے ۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں سے قطع نظر، قبائلی علاقوں کے حالات کو آپ کس طرح دیکھ رہے ہیں؟

**شیخ عبدالرحمن :** قبائلی علاقوں کے حالات پر اگر گہری نگاہ ڈالی جائے تو پہلے والے حالات بالکل نہیں رہے ہیں ۔ قبائلی عوام میں سیاسی بیداری پیدا ہونے کی وجہ سے قبائل میں فوج کی محبوبیت صفر درجے تک آ گئی ہے، قبائلی علاقوں میں فوجی بھرم کا غبارہ پھٹ کر فضاء میں گم ہو گیا ہے ۔ قبائلی عوام کے ذہنوں پر اپنی صدیوں پرانی آزادی کے دوبارہ حصول کا جنون سوار دکھائی دے رہا ہے، یہی آزادی کا جنون ہی ہے کہ حکومتِ پاکستان کے تمام تر پروپیگنڈوں کے باوجود تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کو نقیبِ آزادی سمجھ رہے ہیں، اور نوجوان نسل تو مجاہدین سے نہ صرف یہ کہ متاثر بلکہ مجاہدین کو آئیڈیل سمجھ کر ان کے شانہ بشانہ کھڑی نظر آتی ہے، اور فوج سے ان کی نفرت کا اندازہ لگانا ہو تو قبائلی علاقوں کا دورہ کر کے دیکھ لو ۔ البتہ اس سے بھی انکار نہیں کہ ایک حد تک قبائل کا نوجوان طبقہ ماڈرن ازم سے بھی متاثر ہے، مگر یہ اُس حد تک نہیں جو حکومت اور اسٹیبلشمنٹ چاہتی تھی ۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** تحریک طالبان پاکستان کے قبائلی علاقوں میں وجود کی کیا تفصیلات ہیں؟

**شیخ عبدالرحمن :** الحمدللہ، تمام قبائلی علاقے تحریک طالبان پاکستان کے زیرِ اثر ہیں، تمام قبائلی ایجنسیوں میں تحریک طالبان پاکستان کا مضبوط اور منظم نیٹ ورک موجود ہے، اور یہ موجودیت صرف عسکری کارکنان تک محدود نہیں، بلکہ تحریک کے تمام اداروں کا تنظیمی ڈھانچہ پوری آب وتاب کے ساتھ اپنے اپنے کام میں لگا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کے مقرر کردہ نمائندگان کی طرف سے بروقت عوام کی شکایات کا ازالہ ہوتا ہے، تحریکی ادارے بے اصولی کرنے والے افراد کا مؤاخذہ کرنے میں مکمل سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ دشمن کی نقل وحرکت اور منصوبوں کے فوری اطلاع کی وجہ سے برموقع منصوبہ سازی کرتے ہیں، تمام علاقوں کی بروقت رپورٹنگ کا بہترین نظام تشکیل دیا گیا ہے۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** قبائلی عمائدین اور علمائے کرام کے ساتھ آپ کے کس نوعیت کے تعلقات ہیں؟

**شیخ عبدالرحمن :** کچھ علاقوں کے اُن عمائدین کو چھوڑ کر جو حکومتی تنخواہ دار ہیں باقی تمام قبائلی عمائدین کی برملا یا خاموش تائید الحمدللہ تحریک طالبان پاکستان کو حاصل ہے، قبائلی عمائدین میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو تحریک طالبان پاکستان کی مخالفت میں حکومت کے ساتھ کھڑا ہو، حالانکہ پاکستان کی ظالم حکومت اور فوج نے مالی وسیاسی لالچ کے ساتھ بہت سے عمائدین کو شہید بھی کیا۔ اسی طرح قبائلی علماء کرام کا معاملہ بھی ہے، اکثر علماء کا رویہ اور پیغامات مجاہدین کے لیے انتہائی حوصلہ افزا ہیں، مگر چونکہ حکومتی جبر واستبداد کا معاملہ علماء کرام کے ساتھ انتہائی ظالمانہ ہے، بہت سے علاقوں میں تا حال مدارس تک بنانے اور چلانے نہیں دیا جا رہا ہے، علماء کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے، اور بعض قبائلی علاقوں میں خفیہ ادارے اپنے غنڈوں کے توسط سے انہیں ہراساں کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو شہید کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے، اس لیے اکثر قبائلی علماء کرام نے قبائل سے باہر علمی خدمات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ مگر شبِ ظلمت عنقریب روزِ روشن میں تبدیل ہوکر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کا مشاہدہ ہر کوئی کر سکے گا۔ ان شاء اللہ تعالی۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** گزشتہ چودہ اگست شاید سیاسی ہلچل کی نظر ہو گیا، آپ نے کیا نوٹ کیا؟

**شیخ عبدالرحمن :** تحریک طالبان پاکستان کے اعلامی کمیشن کے رکن ہونے کی حیثیت سے میں نے بخوبی جائزہ لیا کہ اہلیانِ پاکستان نے اجتماعی وانفرادی طور پر گزشتہ چودہ اگست کی مناسبت سے جشنِ آزادی کو انتہائی سرد مہری سے منایا، میں نے جشن منانے کی اصطلاح اس لیے استعمال کی کہ سمجھنے میں آسانی ہو ورنہ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ چودہ اگست کو اکثر لوگوں نے جشن سرے سے منایا ہی نہیں، کیونکہ جشن منانے والے تو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں تھے، بہت سے عوام نے تو برملا آزادی کے لفظ کا مذاق اڑایا، اگر پھر بھی کسی کو میری بات سے اتفاق نہ ہو تو اُن تاجر حضرات سے پوچھیں جو ہر سال چودہ اگست کی مناسبت سے مصنوعات کا کاروبار کرتے ہیں کہ اُن کو اِس سال کتنا خسارہ ہوا؟ رہی یہ بات کہ اس کا سبب سیاسی ہلچل تھا یا کوئی اور؟ اس بات سے بھی انکار نہیں کر سکتا کہ اس میں سیاسی ہلچل کا بھی ہاتھ تھا، مگر حقیقت یہ ہے کہ لوگ سمجھ گئے ہیں کہ ہم پاکستانی آزاد نہیں، بلکہ سیاسی غلام ہیں، اقتصادی غلام ہیں، پاکستان پر اَب بھی حقیقتاً مغرب کی حکمرانی ہے، پاکستان کی عدالتوں میں اَب بھی لارڈ میکالے کے کالے قوانین رائج ہیں، پاکستان کے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں آج بھی انگریزوں کا وہی نظام تعلیم ہے جس سے انگریزوں کی تہذیب و کلچر کے دلدادے پیدا ہو رہے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ عوام مہنگائی، افلاس وغربت کے اتنے مارے ہیں کہ اُن کو چودہ اگست کا احساس تک نہیں ہوا۔

**ٹیم مجلہ طالبان :** آپ معروف علماء کرام اور مجاہدین کے درمیان کے فاصلوں یا ربط کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

**شیخ عبدالرحمن :** میں نے اپنی بیشتر زندگی مدارس میں پڑھتے اور پڑھاتے گزاری ہے، اور کسی ایک مدرسے میں نہیں، بلکہ بہت سے

مدارس میں رہا ہوں، اور ایک انقلاب پسند شخص کی حیثیت سے اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیا ہے۔ مدارس کے علماء و مدرسین وطنِ عزیز کو اسلامی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں، لبرل اور بے دین حکومت و ریاست کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں، اس لیے مجھے یہ کہتے ہوئے کوئی جھجھک محسوس نہیں ہوتی کہ فحاشی و عریانی کے طوفان میں پھنسی مملکتِ خداداد کی کشتی کو کنارہ پر لگانے کے لیے کوشاں مجاہدین کے ساتھ نہ معروف علماء کرام کے فاصلے ہیں اور نہ ہی غیر معروف، بلکہ بظاہر دور ہوتے ہوئے بھی نظریاتی طور پر قریب ہیں۔ البتہ جیسا کہ پہلے بتایا کہ علماء کرام ریاستی جبر واستبداد کے شکار ہیں، ریاستی اداروں کی طرف سے ان کی ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے، انہیں جعلی ایکسیڈنٹ اور حادثات میں شہید کروایا جا رہا ہے، انہیں جھوٹے مقدمات میں پابندِ سلاسل کیا جا رہا ہے، ان کی اقتصادی و معاشرتی ناکہ بندی کی جارہی ہے، اس لیے ہم بھی فی الوقت یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے ساتھ کھلم کھلا رابطوں کی وجہ سے مزید پریشانی میں پڑ جائیں۔

**ٹیم مجلہ طالبان:** حالیہ ایام میں تحریک طالبان پاکستان کی سیاست کس مسئلے پر مرکوز ہے؟

**شیخ عبدالرحمن:** تحریک طالبان پاکستان چونکہ ملکی سطح پر نمائندہ جہادی تنظیم و تحریک ہے، اس لیے اس کی سیاست جہادی تنظیم و تنسیق پر مرکوز ہوگی، مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ملکی صورتحال سے تحریک طالبان پاکستان نے صرفِ نظر کیا ہوا ہے، تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین چونکہ عوام کے درمیان میں سے ہیں اس لیے انہیں ان تمام مسائل کا بخوبی علم وادراک ہے جن کی وجہ سے ملک انتشار کا شکار ہے، اور ملک تباہی کے دھانے پر کھڑا ہے۔ تحریک طالبان پاکستان ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے کوشاں بھی ہے، مگر چونکہ ہمارے پاس افراد و کارکنان کی نسبتاً وسائل محدود ہیں اس لیے فی الحال اُس بلا کو ہٹانے میں مصروف ہیں جو وطنِ عزیز کو دیمک کی طرح اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے۔

**ٹیم مجلہ طالبان:** امارت اسلامیہ افغانستان ہمارے قریبی ایک اسلامی ملک پر حاکم ہے، کیا اس کے کچھ مثبت اثرات ہیں؟

**شیخ عبدالرحمن:** یہ بدیہی بات ہے کہ پڑوس کے اثرات ہوتے ہیں، اگر پڑوسی اچھا ہو تو اثرات اچھے مرتب ہوں گے، اور اگر پڑوسی برا ہو تو اثرات بھی برے ہوں گے، کہاوت ہے: ’’خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے‘‘، چونکہ پاکستان کے پڑوس میں واقع افغانستان پر امارت اسلامیہ (جو مذہبی اور جہادی تحریک ہے) حاکم ہے اس لیے منطقی نتیجے کے طور پر پاکستان میں مذہبی وجہادی فضا بنے گی، مذہبی لوگ لازماً اپنے ملک کو پڑوسی ملک کی طرح اسلامی شکل میں دیکھنے کے لئے میدان میں نکلیں گے، اور زمینی حقائق بھی میری سوچ کی تائید کرتے ہیں کہ ہر روز تحریک طالبان پاکستان کے جہادی قافلے میں افراد کا اضافہ ہو رہا ہے، انفراداً بھی اور جماعتی شکل میں بھی۔ والحمد علی ذالک۔

**ٹیم مجلہ طالبان:** پاکستان کے سیاستدانوں کو آپ کا کیا پیغام ہے؟

**شیخ عبدالرحمن:** کاش کہ ’’پاکستان کے سیاستدان‘‘ سیاست دان ہوتے اور سیاستدانوں کا کردار ادا کرتے، سیاست دان کا معنی ہے: ملکی انتظام کو سمجھنے والے، اگر یہ ملکی انتظام سمجھنے والے ہوتے تو یہ اپنا اختیار اُن لوگوں کے ہاتھ میں نہ چھوڑتے، جنھوں نے اپنی ایڑیاں زمین پر مار مار کر دماغ کا شوربہ بنا لیا ہے اور جو ہر مسئلے کا حل گولیاں برسانے میں تلاش کرتے ہیں۔ ’’پاکستان کے سیاستدان‘‘ اگر ملکی انتظام سمجھنے والے ہوتے تو کبھی بھی ملک کے اقتصادی، تعلیمی اور توانائی وغیرہ کے ادارے اُن لوگوں کے سپرد نہ کرتے جو اِن اداروں کے ابجد سے بھی واقف نہیں۔ ’’پاکستان کے سیاستدان‘‘ اگر سیاست دان ہوتے تو ان کی تاریخ میں یہ نہ لکھا جاتا کہ اپنے سیاسی حریف کو گرانے کے لیے اپنے نوکروں کی چاکری کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔

## ’’پاکستان کے سیاستدان‘‘ اگر سیاست دان ہوتے تو۔۔۔

’’پاکستان کے سیاستدان‘‘ کو میرا یہی پیغام ہے کہ سیاست دان بنیں، بوٹ پالش کرنے والے نہیں، تاکہ ملکی مسائل بحسن وخوبی حل ہوں، ملک میں امن وامان کی فضا بحال ہو، اور شہری سکھ کا سانس لے سکیں۔

# انٹرویو، مولانا قاری شعیب حفظہ اللہ



**انٹرویو، مولانا قاری شعیب حفظہ اللہ**
**رکن رہبری شوریٰ واعلامی کمیشن**

**ٹیم مجلہ طالبان:** سب سے پہلے ہمارے قارئین کے ساتھ اپنا تعارف کروائیں!

**قاری شعیب صاحب:** میرا نام محمد شعیب بن محمد شریف ہے، باجوڑ قبائلی علاقہ سے میرا تعلق ہے، قومی حوالے سے ماموند بادین خیل ہوں درسِ نظامی سے فراغت ۱۴۲۱ھ دارالعلوم کراچي سے ہوئی، موقوف علیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی میں پڑھا ہے اور تخصص فی الفقہ جامعہ اشراف المدارس کراچی سے کیا ہے باقی اسباق خیبر پختونخوا کے مختلف مدارس (دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، دارالعلوم سرحد پشاور، دارالعلوم تعلیم الاسلام ویسہ اٹک، دارالعلوم مٹہ سوات وغیرہ) میں پڑھے ہیں حفظ اور تجوید دارالقرآن الکریم خیبر روڈ پشاور کینٹ میں قاری روح اللہ مدنی صاحب کے مدرسے میں کی ہے تکملہ کی کتابیں امارت اسلامی افغانستان کے جہادی مدرسہ جامعہ فاروقیہ جلال آباد میں جامع المعقول والمنقول مولانا سید قریش صاحب رحمہ اللہ (صوابی یار حسین) اور قاضی محمد آمین صاحب رحمہ اللہ اور دیگر مشائخ سے پڑھی ہیں عسکری تربیت سنہ ۱۹۹۸ء میں کابل کی ریش خور چھاؤنی میں حرکۃ المجاہدین کے معسکر ''خالد بن ولید'' میں استاد مولوی عبید اللہ گلگتی سے حاصل کی اور میری ابتدائی جہادی تشکیل کابل کے خط اول ''قلعہ مراد بیگ'' کو ہوئی

فراغت کے بعد تقریبا ۱۲ سال تک روۃ الحدیث تک تدریس کی ہے، تقریبا سات سال جامعۃ الرشید کراچی کے معہد الرشید العربی میں تدریس کی اور باقی تدریسی خدمات کراچی کے دیگر مدارس میں سرانجام دیں

امارۃ اسلامیۃ (اعزھا اللہ) کے سقوط کے بعد جب دوبارہ جہادی صفیں منظم ہوئیں تو ہمارے علاقے میں مہاجر شیخ الحدیث مولانا دوست محمد شہید رحمہ اللہ (سابق والئ نورستان) امارت کی طرف سے کنڑ اور نورستان کے لئے جہادی مسئول مقرر ہوئے، تو ہمارے علاقے میں پرانے اور نئے مجاہدین نے شیخ صاحب رحمہ اللہ کی ہاتھ پر جہادی بیعت کی، میں نے بھی شیخ صاحب رحمہ اللہ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی شیخ صاحب رحمہ اللہ کے ساتھیوں نے بیک وقت کنڑ، نورستان اور باجوڑ میں جہادی فعالیتیں شروع کیں میں چونکہ کراچی میں تدریس کر رہا تھا اور فیملی سمیت وہاں رہائش پذیر تھا، تو میں شیخ صاحب

کی ہدایات کے مطابق کراچی میں جہاد اور مجاہدین کی خدمت کرتا رہا ، ۲۰۰۷ء میں پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں نے مجھے گرفتار کیا، رہائی کے بعد بھی وہیں درس وتدریس اور جہادی خدمات کو جاری رکھا، جب ہمارے علاقے کے مجاہدین نے اپنے علاقے سے ہجرت کی تو اس وقت باجوڑ کے مجاہدین کے امیر (جس کا تعلق بھی شیخ دوست محمد رحمہ اللہ کے گروپ سے تھا) نے چند ساتھی شیخ صاحب رحمہ اللہ کے پاس بھیجے تھے، اور شیخ صاحب رحمہ اللہ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ مجھے ساتھیوں کی طرف ہجرت کرنے کا امر کریں، شیخ صاحب رحمہ اللہ نے ان کے مطالبے سے اتفاق کرکے تشکیل والے ساتھیوں کی وساطت سے مجھے صوتی پیغام بھیجا، جس میں مجھے ہجرت کرنے کی ہدایات تھیں، غالباً یہ ۲۰۱۳ء تھا، میں نے امر کی تعمیل کرتے ہوئے ہجرت کی، مہینہ ڈیڑھ بعد باجوڑ کے حلقہ کی طرف سے تحریک کی رہبری شوریٰ میں میری تشکیل ہوئی، جس کو اس وقت ''عالی شوریٰ'' کہا جاتا تھا اور ابھی تک رہبری شوریٰ میں رکن ہوں، رہبری شوریٰ رکن ہونے کے ساتھ ساتھ میں نے سیاسی شوریٰ اور اعلامی کمیشن کے مسئول کے حیثیت سے بھی کام کیا ہے، اور ابھی بھی فعلاً اعلامی کمیسیون کا رکن ہوں

**ٹیم مجلہ طالبان:** اسرائیل پر حالیہ حملے کے حوالے سے تحریک طالبان پاکستان کے موقف سے آگاہ کریں!

**قاری شعیب صاحب:** تحریک طالبان پاکستان مسئلہ فلسطین کے حوالے سے وہی موقف رکھتی ہے جو کہ پوری اسلامی امت کا موقف ہے، اسرائیل ایک غاصب ریاست ہے، فلسطینیوں سے غصب کی ہوئی زمین پر قائم کی گئی ہے، غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے کی جو تھوڑی سی سرزمین فلسطینی مظلوم مسلمانوں کے ہاتھ میں باقی ہے ظالم وغاصب اسرئیل اس پر بھی قبضہ کرنا ضروری سمجھتا ہے، اور اس ہدف کے حصول کے لئے اسرائیلی فوجیوں کے ناپاک ہاتھوں کے ذریعے فلسطینی مسلمانوں کی شہادت اور دنیا کے مختلف اطراف سے نئے یہودیوں کے لانے اور فلسطینیوں کی زمینوں اور گھروں پر ان کی آبادکاری کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے، حماس والوں کے پاس سوا اس کے کہ ان غاصبوں پر حملہ کریں کوئی اور راستہ ہے ہی نہیں، ویسے بھی اسرائیل فلسطینیوں کو شہید کرنے یا جلاوطن کرنے کا سلسلے کسی بھی صورت نہیں چھوڑنا چاہتا، اسی ہی کے لئے دنیا کے مختلف اطراف سے یہودی جمع ہورہے ہیں، اور یہ ان کا بنیادی نظریہ ہے

**ٹیم مجلہ طالبان:** فلسطین پر اسرائیلی جارحیت کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟

**قاری شعیب صاحب:** انیسویں صدی کے اواخر میں یہودی صیہونی تحریک نے سرزمینِ فلسطین پر خالص یہودی ریاست بنانے کی تحریک شروع کی، ۱۸۹۷ء میں سویزرلینڈ کے بال شہر میں (تیوڈور ہیرتزل) یہودی کی قیادت میں اجلاس ہوا، جس میں اس پلان پر بات ہوئی کہ سرزمین فلسطین میں یہودی قومی ریاست کی بنیاد رکھی جائے، اس وقت انہوں نے کوشش کی کہ سلطنت عثمانیہ کے فرمان روا سلطان عبدالحمید رحمہ اللہ کو بھی اس بات پر رضامند کرلیں، اور وہ اس بات کی اجازت دیں، تاکہ دنیا کے دیگر خطوں سے یہودی فلسطین کو ہجرت کریں، سلطان عبدالحمید کو یہ بات بہت بری لگی، اور انہوں نے ایک مستقل قانون اعلان کیا کہ یہودیوں کو فلسطین ہجرت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، ۱۹۱۷ء میں یہود کے خیراتی ادارے کے سربراہ (روتشیلڈ) نے برطانیہ کے وزیرِ خارجہ (مسٹر بلفور) سے ایک مکتوب وصول کیا، جس میں اس بات کا عہد کیا گیا تھا کہ فلسطین میں یہود کے لئے ایسی ریاست قائم کی جائے گی، جس میں یہود کے علاوہ کسی اور کے لئے رہنے کا حق نہیں ہوگا، ۱۹۲۰ء میں جب برطانیہ نے فلسطین پر قبضہ کیا تو یہود نے مطالبہ کیا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا جائے!

صیہونسٹ تحریک نے برطانوی استعمار کے تعاون سے فلسطین میں یہودی سکولوں کے منظم انداز میں چلانے کی بہانے ایک تنظیم

بنالی، جس نے اپنی سوسائٹی کے لئے عربی اور انگلش کے ساتھ عبرانی زبان کو بھی قانونی حیثیت دی، اور پھر پوری دنیا سے یہودیوں کو فلسطین ہجرت کرنے کی ترغیب اور تحریض دی، جب فلسطینیوں کو پوری دنیا سے فلسطین کی طرف یہودیوں کے ہجرت کرنے اور وہاں پر قبضہ کرنے کا ادراک ہوا تو فلسطینیوں نے انگریزوں او یہود دونوں کے خلاف قیام کیا، سب سے بڑا قیام ۱۹۳۶ء میں ہوا، انگریز سامراج ان کے کنٹرول کرنے سے عاجز ہوا، اس لئے انگریز سامراج نے سازش کرکے مطالبہ کیا کہ موضوع مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے، تو (لورڈ بیل) کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جس نے طویل غور وحوض کے بعد فیصلہ کیا کہ فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے، ایک حصہ عربوں کا، ایک یہود کا، اور ایک حصہ (جس میں مقدس مقامات ہیں، وہ) اقوام متحدہ کے زیرِ کنٹرول رہے گا اور یہود کا فلسطین کی طرف ہجرت کرنا محدود کیا جائے گا، لیکن عرب مسلمانوں نے اس تجویز کو مسترد کیا، جب برطانوی سامراج ان کے کنٹرول کرنے سے عاجز آیا، تو ۱۹۳۹ء میں برطانوی سامراج نے لندن میں اس حوالے سے ایک اجلاس بلایا، لیکن عرب مسلمانوں نے برطانوی سامراج کی تمام تجاویز مسترد کیں، ۱۹۴۷ء میں قضیہ فلسطین اقوام متحدہ میں پیش کیا گیا، اقوام متحدہ نے فیصلہ کیا کہ فلسطین کو دو ریاستوں میں تقسیم کیا جائے، ایک یہودی ریاست اور دوسرا عربی ریاست، اور مقدس مقامات کے معاملات کو اقوام متحدہ کی ہدایات کے مطابق سرانجام دیا جائے گا عرب دنیا نے اس تقسیم کو بھی رد کردیا اور فلسطینی عوام اور عرب مسلمانوں نے انگریزوں اور یہودیوں کے خلاف مسلح جنگیں شروع کیں، جب ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو فسلطین پر برطانیہ کا قبضہ ختم ہوا، تو اسی دن فلسطین میں یہودیوں نے اسرائیل نامی ریاست کے قیام کا اعلان کیا، عربی دنیا کے عوام نے فلسطین کو بچانے کے لئے اسرائیل کے خلاف قیام کیا، مسلح جنگیں ہوئیں، یہاں تک کہ لڑائی اسرائیل کے مرکز تل ابیب تک پہنچ گئی، اقوام متحدہ نے مداخلت کی اور سلامتی کونسل نے طرفین کے درمیان جنگ بندی کروائی، لیکن طرفین کے درمیان مسئلہ لاینحل چھوڑ دیا گیا، بلکہ اسرائیل نے ۱۹۴۷ء تک فلسطین کے زیادہ تر وسیع علاقے پر قبضہ کیا، بلکہ سوریہ کے جولان کی پہاڑوں اور نہر سویس کی قریب مشرقی کنارہ اور مصر کے صحرا سینا پر بھی قبضہ کرلیا، اور اسرائیل کی جانب سے فلسطین کا قبضہ ایک بین الاقوامی موضوع بن گیا، اور اسرائیل کو ان تمام مظالم، غاصبانہ کردار او بدمعاشیوں میں عالمی طاقتوں خصوصاً امریکا اور برطانیہ کا کھل کر مکمل سپورٹ اور تعاون حاصل ہے، بلکہ اسرائیل کا وجود ان عالمی طاقتوں کی مرہونِ منت ہے، اگر آج یہ عالمی طاقتیں اسرائیل کے تعاون سے ہاتھ کھینچ لیں تو یہ اپنے آپ کو مٹانے سے نہیں بچا سکتا، اگرچہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ان عالمی طاقتوں کی حمایت کے باوجود بلکہ دجال (جس کے پاس محیر العقول اور خرق عادت طاقت ہوگی، وہ) بھی اسرائیل کو مٹانے سے نہیں بچا سکے گا، البتہ مسلمانوں پر ایک ابتلاء اور امتحان ہے، لیکن آخری فتح مجاہدینِ اسلام کی ہوگی، اور یہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے

یہود کا عقیدہ ہے کہ ارضِ فلسطین ہمارے لئے ارضِ موعود ہے، اور ہم یہاں عظیم اسرائیل بنائیں گے، اور اس مقصد کے حصول کے لئے پوری دنیا میں انہوں نے شر اور فساد مچایا ہے، پوری دنیا میں لادینیت، فحاشی وعریانی، شراب خوری اور خاندانی نظام واَقدار کو تباہ کرنا اور تمام ادیان اور مذاہب سے لوگوں کا اعتماد اٹھانا تاکہ دین و مذہب کی بنیاد پر کوئی ان کے گریٹر اسرائیل )جوکہ نیل سے لیکر فرات تک ہے ( اور مسجد اقصی کی جگہ ہیکل سلیمانی کو تعمیر کرنے میں زیادہ رکاوٹ نہ بنیں، سیکولرزم اور مغربی جمہوریت کے لئے کام کرنا اور اس کو ایک اچھے عقیدے اور فکر اور اچھے نظام کی شکل میں پیش کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ نعوذ باللہ اللہ کی حاکمیت سے لوگوں کا عقیدہ اٹھ جائے، مذہب او مذہبی اَقدار ومقدسات کی کوئی ایسی اہمیت نہ رہے جس کے لئے لوگ قربان ہونے کے لئے تیار ہوجائیں، لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ فلسطین اور بلادِ شام وہ مبارک

سرزمین ہے جس میں کفر واسلام کی تاریخی معرکے ہوں گے، اہل باطل کی قیادت دجال کرے گا، اوراہل حق کی قیادت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کریں گے، اوریہاں یہود کا خاتمہ ہوگا، حتی کہ حجر اور شجر بھی آواز دیں گے کہ اے مجاہد! آجاؤ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کردو

**ٹیم مجلہ طالبان :** تحریک طالبان پاکستان عالمی مسائل پر خاموش رہتی ہے، مگریہاں وہ حماس کی کم ہی سہی مگر حمایت یا اسرائیل کی مخالفت کر بیٹھے، اس کی کیا وجہ ہے؟

**قاری شعیب صاحب :** یہ بات واضح ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کی جنگ صرف اورصرف پاکستانی سیکیورٹی اداروں کے خلاف ہے، اور تحریک کا کوئی خارجی ایجنڈ نہیں ہے، لیکن قضیہ فلسطین پوری اسلامی امت کا مسئلہ ہے، یہ تنہا فلسطینیوں یاعربوں کا مسئلہ نہیں، اور تحریک طالبان پاکستان بھی اسلامی امت کا حصہ ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** کیا فلسطین یا مسجد اقصیٰ کا مسئلہ ملکی یا تنظیمی مسئلہ ہے ؟

**قاری شعیب صاحب :** نہیں، مسجد اقصی کا مسئلہ نہ ملکی ہے اور نہ تنظیمی اور گروہی ہے، بلکہ یہ پوری امت کی سطح پر ایک اسلامی قضیہ ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** ان حالات میں ریاست پاکستان کی خاموشی کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

**قاری شعیب صاحب :** پاکستان پر مسلط طبقہ (اور بالخصوص پاکستان پر مسلط اور قابض اسلام دشمن فوج) تاریخی اعتبار سے یہود و نصاریٰ کا غلام رہاہے، ہمیشہ عالمی کفری طاقتوں کے لئے کرایہ کے طور پر استعمال ہوا ہے، اور ہمیشہ سے کسی عالمی چپقلش میں کرایہ لیکر کام کرتا ہے، آج بھی اسی طرح کردار ادا کرے گا، ان سے کسی اچھے کردار ادا کرنے کی توقع نہیں ہے، پاکستان کی فوجی اور عمومی سیاسی قیادت عالمی اسٹیبلشمنٹ کے زیرِ اثر بلکہ کنٹرول میں ہوتی ہے، ہر کوئی اپنے دورۂ اقتدار میں عالم کفر کے ایجنڈے کو آگے لے جاتا ہے اوراپنی قوم کا خون چوس کر خوب کرپشن کرکے اپنی باری کو پورا کرنے کے بعد لندن یا مغرب کے کسی اور ملک منتقل ہوجاتا ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** تقریبا تمام پاکستانی بھائیوں کی ہمدردیاں فلسطین یا حماس کے ساتھ ہیں، کیا ریاست پاکستان انہیں وہاں لڑنے کی اجازت دیگی؟

**قاری شعیب صاحب :** نہیں، میرا نہیں خیال کہ ایسا ہوگا، کیونکہ پاکستان پر مسلط ٹولہ (یعنی فوجی اور سیاسی قیادت) خطے میں بڑی قوتوں خصوصاً یہود ونصاریٰ کے مفادات کے لئے کرایہ پر کام کرتے ہیں، ان کی تاریخ ہے کہ بڑی طاقتوں سے ڈالروں کی وصولی کے بدلے میں اسلامی قوتوں کو کچلتے ہیں، اوران کے لئے بے شمار مشکلات پیدا کرتے ہیں، بلکہ پاکستانی فوج (جوکہ انگریز کے دور میں ہندوشاہی فوج ہوتی تھی، انہی) کی قربانیوں کی وجہ سے فلسطین اور اسلامی سرزمینوں کے دفاع کا آخری مورچہ (سلطنت عثمانیہ) سقوط کرگیا اور پھر پاکستان اور اسرائیل قائم ہونے کے بعد بھی ایک پاکستانی جرنیل نے فلسطین مہاجرین کے ایک کیمپ پر بمباری کرکے ہزاروں فلسطینی مسلمان پناہ گزینوں کو شہید کیا

**ٹیم مجلہ طالبان :** ایسے حالات میں لاچار مجاہدین، جوکسی بھی وجہ سے محاذ پر نہیں جاسکتے، کا کیا فرض بنتا ہے ؟

**قاری شعیب صاحب :** اگر مجاہدین فلسطین کے محاذ میں عملاً شرکت نہیں کرسکتے توکوشش کریں کہ ان کے ساتھ مالی تعاون کریں، ان کے حوالے سے مسلمانوں میں بیداری پیدا کریں، اور سب سے اہم بات مسلمانوں پر مسلط مقامی طاغوتی ٹولوں کے خلاف جاری جہادوں میں بھرپور حصہ لیں، عالم اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ ان

پر مسلط کردہ مقامی طاغوتی فوجی اور سیاسی قیادت ہے، خاص کر پاکستان کی طاغوتی قوتیں اگر شکست کھا جائیں تو یہ صرف پاکستان کی آزادی نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کی آزادی ہے

**ٹیم مجلہ طالبان:** اس حوالے سے آپ کا مجاہدین اور عوام الناس کو کیا پیغام ہے؟

**قاری شعیب صاحب:** مجاہدین اور مسلمان عوام کو ہمارا یہی پیغام ہے کہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہیں، اور تمام اسلامی قضایا میں خصوصاً مسئلہ فلسطین (جوکہ پوری امت کا مسئلہ ہے،) اس میں بھرپور حصہ لیں، اسرائیلی مظالم اور قضیہ فلسطین کے حوالے سے مسلمانوں کے اندر خوب بیداری پیدا کریں




**انٹرویو، چودھری منیب الرحمن جٹ صاحب حفظہ اللہ**

**مسئول عمر میڈیا**

سلسلہ انٹرویوز میں اس مرتبہ تحریک طالبان پاکستان کے واحد رسمی نشریاتی ادارے عمر میڈیا کے مسئول چودھری منیب الرحمن جٹ صاحب کا انٹریو شامل کیا گیا ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** محترم منیب الرحمن صاحب، سب سے پہلے ہمارے قارئین کو اپنا تعارف کروائیں

**منیب الرحمن :** میرا نام چودھری منیب الرحمن جٹ ہے اور پنجاب کے شہر سیالکوٹ سے آبائی تعلق ہے میں نے اپنی ابتدائی دینی و عصری تعلیم پنجاب کے مختلف تعلیمی اداروں سے حاصل کی ہے، اور آج کل تحریک طالبان پاکستان کے عمر میڈیا کی خدمات انجام دے رہا ہوں

**ٹیم مجلہ طالبان :** بحیثیت "پنجابی طالبان" آپ کا ساتھیوں سمیت تحریک طالبان پاکستان میں کیسا تجربہ رہا ہے؟

**منیب الرحمن :** الحمدللہ تحریک طالبان پاکستان، خیبر تا بولان تمام قومیتوں کے مجاہدین کے لیے ایک شجر سایہ دار کی مانند ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** کیا پشتون پٹی کے علاوہ دیگر اقوام کے طالبان بھی اس صف میں موجود ہیں، ان کی فیصدی کیا ہوگی؟

**منیب الرحمن :** جی بالکل پاکستان کے تمام صوبوں سے مختلف اقوام کے مجاہدین بڑی تعداد میں تحریک طالبان پاکستان کا حصہ ہیں لیکن تحریک میں قومیت کی بنیاد پر کوئی تقسیم نہیں ہے سب ایک دوسرے کے ساتھ دوستوں اور بھائیوں کی طرح رہتے اور ایک دوسرے کا دست و بازو ہیں اس لیے کبھی کسی قوم کی فیصدی معلوم کرنے کی طرف توجہ مبذول ہی نہیں ہوئی

**ٹیم مجلہ طالبان :** کیا تحریک طالبان پاکستان میں عہدوں کی تقسیم یا خدمات انجام دینے میں قوم پرستی پائی جاتی ہے؟

**منیب الرحمن :** نہیں، تحریک طالبان پاکستان میں ایسی کوئی تقسیم نہیں پائی جاتی بلکہ تحریک طالبان پاکستان میں ذمہ داریوں اور خدمات کے تعین کے دوران قومیت کی بجائے سیاست شرعیہ کے مطابق فرد کی صلاحیت اور تحریک کی ضروریات کو دیکھ کر ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کسی قومی و لسانی تحریک کی بجائے ملکی سطح کی تحریک کے طور پر پورے پاکستان میں مضبوط بنیادوں پر سرگرم ہے اسکی بہت ساری عملی

مثالیں موجود ہیں اور اسکی ایک عملی مثال میں خود بھی ہوں

**ٹیم مجلہ طالبان :** بحیثیت مسئول عمر میڈیا، آپ تحریک طالبان پاکستان کیلئے میڈیا کی موجودہ خدمات کو کیسے دیکھتے ہیں؟

**منیب الرحمن :** عمر میڈیا بنیادی طور پر تحریک طالبان پاکستان کی عسکری و سیاسی جدوجہد کا دعوتی و ابلاغی بازو ہے، جو کہ عوام کے ساتھ ڈائریکٹ رابطے کے ذریعے تحریک کے عسکری و سیاسی مقاصد کے حصول میں معاونت فراہم کرتا ہے اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ عمر میڈیا کی پوری ٹیم نے دن رات محنت کر کے پاکستانی عوام تک اپنی دعوت پہنچانے کی بھرپور کوشش کی ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** آپ جب سے عمر میڈیا کے مسئول بنے ہیں، مختلف میڈیا چینلز پر آپ کا تذکرہ ہوتا رہا ہے، حقیقت کیا ہے؟ آپ کے آنے سے عمر میڈیا میں کیا تبدیلیاں آئیں؟

**منیب الرحمن :** عمر میڈیا کئی سالوں سے بہترین کام کر رہا ہے، اس لیے کسی کے آنے جانے سے اس کے کام پر کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ابھی چونکہ میڈیا کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے لہٰذا اسی اہمیت کے پیش نظر تحریک طالبان پاکستان کی قیادت کی طرف سے نئی حکمت عملی کے تحت جو باقاعدہ اعلامی کمیشن بنایا گیا ہے، اس کے ذمہ داران کی خصوصی توجہ اور عمر میڈیا کی نشریات تیار کرنے والی ٹیم کی انتھک محنتوں کی وجہ سے عمر میڈیا اس میدان میں ابھر کر سامنے آیا ہے لہٰذا عمر میڈیا کے کام میں ترقی کا سارا کریڈٹ تحریک کی اعلیٰ قیادت بالخصوص امیر محترم مفتی ابو منصور عاصم نور ولی محسود حفظہ اللہ کی ذاتی دلچسپی، اعلامی کمیشن کے بالائی ذمہ داران اور عمر میڈیا کی نشریات تیار کرنے کے لیے دن رات محنت کرنے والے بے لوث ساتھیوں کو جاتا ہے، یہی عمر میڈیا کی ترقی کی اصل وجہ ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان :** سال (۲۰۲۳ء) میں عمر میڈیا کی نشریات کی کیا تفصیلات ہیں؟

**منیب الرحمن :** اس وقت میڈیا میں عوام سے مخاطب ہونے کے جو مختلف پُر اثر انداز اور طریقے رائج ہیں عمر میڈیا کی کوشش ہے کہ ان کو بروئے کار لا کر تحریک کی دعوت کو عوام تک پہنچایا جائے اسی کے پیش نظر عمر میڈیا کی طرف سے نشریات کے مختلف انداز اپنانے پر توجہ دی جارہی ہے جس میں ویڈیو نشریات کے کئی سلسلے، قیادت کے آڈیو بیانات، مختلف مجلے، منزل اخبار، آڈیو اور ویڈیو پوڈ کاسٹ، انفوگرافس، تصویری البمز، آڈیو نظمیں، اسلامی پوسٹرز، تحریری خبریں وغیرہ نشر کی جارہی ہیں جن کو تحریک طالبان پاکستان کی آفیشل ویب سائٹ اور ٹیلی گرام کے نشریاتی بوٹ پر دیکھا جاسکتا ہے گزشتہ ایک سال کے دوران ۸۰ سے زائد ویڈیوز، تقریبا ۲۰ اخبارات، ۳۰ آڈیو پوسٹ کاسٹ اور ۱۵ سے زائد آڈیو البمز شائع ہوئے ہیں روزانہ کی خبریں اور حسب موقع اعلامیے وغیرہ اس کے علاوہ ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان :** پاکستانی میڈیا کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

**منیب الرحمن :** پاکستانی میڈیا کے لیے میرا پیغام ہے کہ میڈیا مالکان میڈیا کو ایک منافع بخش کاروبار بنانے اور مادہ پرست تہذیب پھیلانے کی بجائے پاکستان کی اسلامی اور نظریاتی بنیادوں کی خدمت کا ذریعہ بنائیں میڈیا کو فوج اور روز بدلتی حکومتوں کی کاسہ لیسی اور غلامی سے نکال کر ملک میں صحافتی اصولوں کے مطابق غیر جانبدارانہ صحافت کو فروغ دیں، آزاد صحافت کرنے والے غیر جانبدار اور حق گو صحافیوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کریں

**ٹیم مجلہ طالبان :** اہل پاکستان کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

**منیب الرحمن :** میں مجلہ طالبان کے توسط سے اپنے پاکستانی بھائیوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے تمام معاشی و معاشرتی مسائل کا حل اور آخرت میں کامیابی کا دارومدار اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات و نظام کی پیروی اور نفاذ شریعت میں پوشدہ ہے لہذا اپنے مسائل کا حل جمہوریت و سرمایہ داری جیسے باطل نظاموں میں تلاش کرنے کی بجائے پاکستان میں نفاذ شریعت کے لیے کوشش کریں، اور ملک میں نفاذ شریعت کے لیے برسرپیکار جہادی جماعت تحریک طالبان پاکستان کی دعوت کو سمجھیں اور اس کا ساتھ دیں




**انٹرویو، مفتی مزاحم حفظہ اللہ**
**مسئول نظامی کمیشن جنوبی زون**

سلسلہ انٹرویوز میں اس بار تحریک طالبان پاکستان کے سابق نائب امیر، مسئول برائے نظامی کمیشن (جنوبی زون) مفتی مزاحم حفظہ اللہ کا انٹرویو شامل کیا گیا ہے جو تحریک طالبان پاکستان، خصوصا جنوبی زون اور ملک کی موجودہ صورتحال اور ریاستی دعوے بازی اور ایک پیغام پر مشتمل ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** محترم مفتی صاحب! سب سے پہلے ہمارے قارئین کو اپنے بارے میں، خصوصا جہادی و تعلیمی زندگی کے بارے میں بتائیں

**مفتی مزاحم صاحب :** میرا جہادی نام مفتی مزاحم ہے تعلق خیبر پختونخوا کے ضلع لوئر دیر سے ہے اور فی الحال تحریک طالبان پاکستان میں جنوبی زون کے نظامی کمیشن کے مسئول کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں میری عصری تعلیم میٹرک تک ہے اسی طرح ۱۹۹۱ تا ۲۰۰۱ دینی علوم کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور سوائے دورہ حدیث کے کہ وہ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی میں پڑھا، تمام علوم جامعہ تعلیم القرآن شاپور میں پڑھے ۱۹۹۲ سے ہم تحریک نفاذ شریعت کے جلسے جلوس میں شریک ہوتے جہاں ہم نے جہاد کا نام سنا اور اسی کا اثر تھا کہ جب ۱۹۹۷ میں صوبہ خوست پر امریکی کروز میزائل داغے گئے تو اسی سال ہم نے وہاں جاکر جہادی تربیت حاصل کی اگرچہ اس وقت ہم وہاں سے واپس اپنے علاقے آئے مگر جہاد کا شوق اور حتی الوسع کوشش جاری ہی اور وہ سفر آج بھی جاری ہے وللہ الحمد والمنۃ

**ٹیم مجلہ طالبان :** تحریک کی موجودہ صورتحال کو آپ کیسے دیکھتے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب :** ہم کہہ سکتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان رو بہ ترقی ہے جنوبی ایشیا کی سب سے مضبوط ترین اور منظم جہادی جماعت تحریک طالبان پاکستان کی حالیہ ترقی کا راز اسی میں ہے کہ اس کا نظم و ضبط، ساتھیوں کی اطاعت اور جذبہ جہاد پہلے سے زیادہ ہے اور صرف جنگ ہی نہیں بلکہ تعلیمی، فلاح و بہبود، عدلیہ، استشہادی مراکز غرض تمام شعبہ ہائے تحریک منظم اور رو بہ ترقی ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان :** کیا آپ سمجھتے ہیں کہ تحریک کے مجاہدین لائحہ کے

مطابق کارروائیاں کر رہے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب :** جی، مجاہدین حتی الوسع عمل کر رہے ہیں البتہ غلطی ہونے پر متعلقہ نظامی کمیشن بروقت ایکشن لیتی ہے چونکہ جہاد شرعا حسن لغیرہ ہے اور ہر وقت جنگی صورتحال رہتی ہے تو ساتھیوں سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں مگر مثبت پوائنٹ یہ ہے کہ اس کی سرزنش میں کوتاہی نہیں ہو رہی ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** جنوبی زون میں دشمن کا نقصان بھی زیادہ ہو رہا ہے، مگر یہاں شہداء کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

مفتی مزاحم صاحب : آپ نے سورۃ التوبہ کی آیت پڑھی اور سنی ہوگی جس میں ارشاد باری تعالی ہے کہ "یقتلون و یقتلون" یعنی مجاہدین قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں جہاد نام اسی کا ہے کہ اس میں شہادتیں ہوں گی، خصوصا وہ محاذ جو نسبتا زیادہ گرم ہو اس زون میں جہادی سرگرمیوں کی بہتات کی وجہ مجاہدین کا جذبہ، ظاہری قوت میں اضافہ، مجاہدین کا عوام سے بہتر تعلق اور قومی حمایت ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** جنوبی زون میں شمالی کی بہ نسبت کارروائیاں زیادہ ہوتی ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

**مفتی مزاحم صاحب :** وہی، جو میں نے اوپر بیان کیا کہ یہاں مجاہدین کی قوت اور حمایت زیادہ ہے شمالی زون میں بھی بہتری آئی ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالت بہتر ہوں گے ان شاءاللہ

**ٹیم مجلہ طالبان :** چینی باشندوں پر ہوئے حملے کے حوالے سے آپ ریاست پاکستان کے دعوؤں کو کیسے دیکھتے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب :** چینی شہری ریاست کی دوہری پالیسی کا شکار ہیں اور کچھ نہیں ہے ڈالرز کی لت اور اس کیلئے پرائی جنگ میں ٹانگ اڑانا اس ریاست کی عادت ہے جو اب ایسی حرکات کرکے پوری کی جا رہی ہے پاکستانی فوج کو پاکستان کی تجارت و معیشت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے بلکہ یہ وہی کام کرے گی، جو اس ادارے کیلئے اہم ہے اور وہ ہے قتل و غارت اور اس پر بیرونی حمایت، ڈالرز اور دیگر امداد کا حصول ان کے دعوے کے مطابق ہم نے چینی شہریوں پر دھماکے میں استعمال ہونے والی کار افغانستان میں خریدی اور اسے پہنچانے کیلئے کئی طرح کی مشکلات جھیلیں، آپ بتائیں کہ یہ آسان ہے کہ یہیں کار خریدی جائے یا یہ کہ دوسرے ملک سے سمگلنگ کا طریقہ اختیار کیا جائے؟ ایسی حرکات کرکے مضحکہ خیز رپورٹس پیش کرنا بھی ان اداروں کی پرانی عادت ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** ایسے دعوؤں سے ریاست کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب :** وہی، ڈالرز کا حصول، ملک کو بیرون ممالک سے آئے لوگوں کیلئے میدان جنگ بنا کر ان کی ہمدردیاں اور امداد حاصل کرنا

**ٹیم مجلہ طالبان :** پاکستان کی موجودہ سیاسی صورتحال پر آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

**مفتی مزاحم صاحب :** میری دیگر مصروفیات کی وجہ میڈیا پر زیادہ نظر نہیں رہتی مگر جتنا سن اور دیکھ رہے ہیں، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کی سیاست دفن ہو چکی ہے، بلکہ پاکستان کی سیاست میں کبھی استحکام نام کی کوئی چیز ہی نہ رہی موجودہ کرپشن، مہنگائی، بیان بازی و نعرے بازی کو دیکھتے ہوئے ایک بچہ بھی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ حالات بہتر نہیں ہیں ناکام خارجہ پالیسی، فوجی مداخلت اور دیگر درجنوں اندرونی مسائل نے پاکستان میں سیاست نام کی میت کو دفن کر دیا ہے، بس پیٹ پوجا ہی جاری ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** نظم و ضبط کے لحاظ سے تحریک طالبان پاکستان، خصوصا جنوبی زون کی کیا صورتحال ہے؟

**مفتی مزاحم صاحب :** میں نے اوپر بھی ذکر کیا کہ تحریک طالبان پاکستان الحمدللہ ہر لحاظ سے بہتر حالت میں ہے جنوبی زون کی بات کی جائے تو آپ میڈیا دیکھتے ہوں گے کہ روزانہ پانچ سے دس کارروائیاں ہوتی ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ یہاں تمام ولایات، شعبہ جات اور دیگر تمام امور کی حالت پہلے سے بہتر ہے اور ہماری نظامی کمیشن اس کی بہتر نگرانی کر رہی ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** مجاہدین اور اہل پاکستان کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے ؟

**مفتی مزاحم صاحب :** بندہ یہی پیغام دیتا ہے کہ جہاد اطاعت، اتحاد واتفاق اور قربانی کا نام ہے ان چیزوں میں ہر وقت ترقی کا سوچیں صفات مجاہد اپنائیں اور ظاہر و باطن کو شریعت اور احکامات الہی کا پابند بنائیں اہل پاکستان کو میرا یہی پیغام ہے بلکہ ان سے گزارش ہے کہ آپ جس زمین پر رہ رہے ہیں، اس کو کس نظام کیلئے حاصل کیا گیا تھا اور اب کیا ہورہا ہے ؟ لہذا آپ اٹھیں اور اس نظام کو بدلنے میں تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دیں تحریک طالبان پاکستان کی قربانیاں آپ کیلئے ہیں، یہ آپ میں سے ہی نکل آئی ایک جماعت ہے، لہذا مجاہدین کی ہر قسم مدد و نصرت کریں

# انٹرویو، اہلیہ چودھری منیب الرحمن جٹ صاحب



**انٹرویو، اہلیہ چودھری منیب الرحمن جٹ صاحب**

ہم اپنے تمام قارئین کو خوشخبری سناتے ہیں کہ مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہر شمارے میں کسی خاتون کا انٹرویو شامل کریں گے اس سلسلے میں پہلا انٹرویو ہمارے محترم چوہدری منیب الرحمن جٹ صاحب کا انٹرویو شامل کیا گیا ہے

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** محترمہ !سب سے پہلے اپنے آبائی وطن اور تعلیم وغیرہ کے بارے میں بتائیں، بالفاظ دیگر اپنا ضروری تعارف کروائیں

**اہلیہ منیب الرحمن :** سب سے پہلے میں مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنھوں نے خواتین کے اندر جہادی فکر پیدا کرنے کے حوالے سے یہ سلسلہ شروع کیا، الحمدللہ۔ اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو خواتین کے اندر دعوت جہاد کا جذبہ پیدا کرنے کا باعث بنائے، آمین

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو میرا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک متوسط گھرانے سے ہے اور میں نے BCS کر رکھا ہے، اس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا جو آج تک جاری ہے۔

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** اب آپ اپنے اکثر رشتہ داروں سے دور دیار ہجرت میں ہیں، دو لفظوں میں اس زندگی کا خلاصہ بیان کریں

**اہلیہ منیب الرحمن صاحب :** مختصر یہی ہے کہ فانی مشکل کے بدلے دائمی راحت کا سودا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ثابت قدم رکھے اور ہمارا اجر کو ضائع نہ کرے، آمین

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** آپ بحیثیت ایک "پنجابی" خاتون اپنی اس ظاہری مشکلات والی زندگی کے بارے میں کیا بیان کرنا چاہیں گی؟

**اہلیہ منیب الرحمن صاحب :** سچ یہ ہے کہ زبان و قوم کی ایمان کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں ہے، اس لیے الحمدللہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ شہری زندگی کی عادی کیلئے دیہی زندگی میں سیٹل ہونا شروع میں ذرا مشکل ہوتا ہے لیکن جب ترجیح آخرت ہو تو دنیا کی آسائشیں اور عادتیں بہت پیچھے کہیں چلی جاتی ہیں۔ بس اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات اور آزمائشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول

فرمائے آمین

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبری :** جہاں آج کل اہل مغرب کی طرح پاکستان میں بھی لڑکیاں شوہر کے چناؤ میں "گوڈ لوکنگ، کلین شیو، بیرڈ، امیر، ویل سیٹلڈ وغیرہ" جیسے صفات ڈھونڈتی ہیں، ایسے میں آپ ایک جہادی جماعت کے ایک مسئول (اہل مغرب اور اس کے غلاموں کی اصطلاح میں ایک دہشتگرد) کی ہمسفر ہیں، اس حوالے سے لڑکیوں کو کیا کہنا چاہیں گی؟

**اہلیہ منیب الرحمن صاحب :** شریک سفر میں سب سے اہم چیز غیرت اور آپ کو عزت دینا ہے، سواسی پیمانے پر پرکھ کر اس کا انتخاب کریں، میرے خیال اور تجربے کے مطابق مجاہد شریک سفر میں یہ دونوں خوبیاں بدرجہ اتم ہوتی ہیں

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبری :** ملک میں لیٹ میرج یا تاخیر کے ساتھ شادی کا رواج چل پڑا ہے، جس کا ملبہ لائف سیٹنگ اور تعلیم پر ڈالا جا رہا ہے، جس وجہ سے لوگ گناہوں میں مبتلا ہیں اور یہ کہ وہ شادیاں کچھ عرصہ چل کر طلاق کی نذر بھی ہوجاتی ہیں کیا یہ درست ہے؟

اہلیہ منیب الرحمن صاحب : انسان کا خالق اللہ ہے، اسی کو پتہ ہے کہ انسان کی بھلائی کس چیز میں ہے؟ اس کا دیا دین اسلام ہی قانون فطرت ہے۔ جب بھی اس قانون کو توڑا جائے گا تو اس کے بد اثرات لازما سامنے آئیں گے۔ معاش انسان کی ضرورت ہے، لیکن ترجیحات کی فہرست میں سب سے اوپر دین ہونا چاہیے۔

کچھ بچے، نہ بچے، دیں سلامت رہے
دیں سلامت رہے---تاقیامت رہے

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبری :** جہادِ پاکستان جو کہ ایک اہم دور سے گزر رہا ہے، کے حوالے سے آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

**اہلیہ منیب الرحمن صاحب :** الحمدللہ عملاً ہجرت وجہاد کے اس تیرا سالہ سفر میں جن مشکلات اور آزمائشوں کا اللہ کے فضل وکرم سے سامنا

کیا اب اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی تائید و نصرت سے تحریکِ طالبان پاکستان کے مجاہدین بڑی کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں اور امید واثق ہے کہ مجاہدین کو جلد پاکستان میں فتح نصیب ہو اور ملک قائم کرنے کا مقصود و مطلوب (پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ) جلد حاصل ہو ان شاء اللہ

الغرض دنیا کی تکلیفوں کا نقد صلہ یہ ہے کہ جہاد پاکستان آج ایک بار پھر عالم کفر کے غلاموں اور ریاست کے جابرہ کے حلق کا کانٹا بن کر ان کی نیندیں حرام کر رہا ہے۔ اللہ ان کے اجر کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھے آمین

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** اس جہاد میں خواتین کا کیا کردار ہونا چاہئے اور وہ ان مشکل حالات میں اپنا کردار کیسے نبھائیں؟

**اہلیہ منیب الرحمن صاحب :** اپنے شوہروں کو گھریلو راحت مہیا کرنے کے علاوہ ہجرت وجہاد کے اس پر کٹھن سفر میں ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہوں اور اپنے حتی الامکان صبر و تعاون کے ذریعے اس راستے کو سہل کیجئے تاکہ وہ پوری یکسوئی کے ساتھ دشمن کی طرف متوجہ ہو سکیں اور شوہر کی بوجہ جہادی مصروفیات کے تربیت اولاد کی کمی کو اپنی بھرپور توجہ اور ذمہ داری کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ اس مبارک فریضہ کا احساس نسل در نسل جاری و منتقل ہو سکے۔ مادی راحتوں کی کمی پر صبر کریں کہ جنت کا راستہ تکلیفوں سے بھرا ہوا ہے۔ اسی طرح جو خواتین میدان جہاد میں عملا شرکت سے قاصر ہیں وہ دعوت و تبلیغ اور مال کیساتھ تعاون کو ممکن بنائیں۔

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** تعلیم کے نام پر ملک کی مختلف یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں فحاشی کو جو پروان چڑھایا جا رہا ہے؟ اسے آپ کیسے دیکھتی ہیں؟

**اہلیہ منیب الرحمن صاحب :** بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے

کہ پاکستان کو بنانے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ یہاں مسلمان اسلامی اصولوں اور اسلامی نظام کے تابع رہ کر زندگی گزاریں گے لیکن ہمارے ملک پر مسلط حکمرانوں نے اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے اس ملک میں حیاء کا کلچر ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ لسان العصر اکبر الہ آبادی مرحوم بہت پہلے ہی فرما گئے تھے

بے پردہ نظر آئیں کل جو چند بی بیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گڑ گیا
پوچھا جو آپ کا پردہ تھا وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ: حال ہی میں پنجاب کی وزیراعلیٰ مریم نواز نے پنجاب بھر کے مختلف مقامات پر ایک مہینے پر محیط میوزک کمپیٹیشن منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے، کیا آپ سمجھتی ہیں کہ یہ پنجاب، پاکستان، خواتین یا کسی بھی لحاظ سے قوم و مذہب کیلئے مفید ہے؟

اہلیہ منیب الرحمن صاحب: مریم نواز شریف کی طرف سے منعقد کردہ ان مقابلوں کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ایک خاتون ہونے کے ناطے بھی انہیں یہ زیب نہیں دیتا تھا اور وہ بھی ایک ایسے معاشرے میں جہاں کی ۹۰ فیصد سے زائد ابادی مسلمان ہو۔ اسلامی معاشرے میں ایسے فنکشنز کی قطعا کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے کہ جب تم میں حیاء نہ رہے تو جو دل کرے وہ کرو

اسی طرح

اس پر اکبر مرحوم کے الفاظ میں کچھ اس طرح ہے

حامدہ چمکی نہ تھی، انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمع انجمن، پہلے چراغ خانہ تھی
تعلیم کی خرابی سے ہوگئی بالآخر
شوہر پرست بیوی پبلک پسند لیڈی

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتون خانہ ہو، وہ سبھا کی پری نہ ہو

مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ: پاکستان کی خواتین کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اہلیہ منیب الرحمن صاحب: پاکستان کی خواتین کے لئے بس ایک ہی پیغام ہے کہ اپنی اولاد کو دین و غیرت کا سبق پڑھائیں تاکہ اس معاشرے میں ایک دفعہ پھر دسیوں محمد بن قاسم و صلاح الدین ایوبی پیدا ہوسکیں جو اس امت کو اس کا کھویا ہوا مقام واپس دلا سکیں۔

سنور جائیں اگر
اک نسل کا ایماں بناتی ہیں
پھر ان معصوم کلیوں کو
یہی بصری، یہی سفیان بناتی ہیں




## انٹرویو، ڈاکٹر زہرہ سادات، اہلیہ سینئر رکن عمر میڈیا

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** سب سے پہلے مجلہ قارئین کے سامنے اپنا مناسب تعارف کروائیں

**ڈاکٹر زہرہ سادات :** میرا نام ڈاکٹر زہرہ سادات ہے اور میں پیشے کے لحاظ سے لیڈی ڈاکٹر ہوں اور تقریباً ۷ سال سے ہجرت میں شعبہ طب میں خدمت انجام دے رہی ہوں۔

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** آپ ایک تعلیم یافتہ خاتون ہونے کے باوجود اس صف میں ہیں، اگر شہری خواتین جوان چیزوں کو اچھا نہیں سمجھتیں آپ سے سوال کریں تو آپ کا کیا جواب ہوگا؟

**ڈاکٹر زہرہ سادات :** تعلیم اگر صحیح معنوں میں حاصل کی جائے اور اسے صرف پیسہ کمانے کا ذریعہ نہ بنایا جائے اور نہ ہی یہ سوچ کر تعلیم حاصل کی جائے کہ بس آگے جاکر پیسہ کمانا ہے، تو میرے خیال تعلیم انسان کو شعور دیتی ہے، اچھے برے کی تمیز سکھاتی ہے، ظالم اور مظلوم کے درمیان فرق واضح کرنے میں آسانی مہیا کرتی ہے، تو ایک ان پڑھ کی نسبت ایک تعلیم یافتہ انسان کو زیادہ پتہ ہوتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟ اور اسی بنیاد پر انسان اپنی صف کا تعین کرتا ہے اور اپنی سمت درست کرتا ہے اور بحیثیت ایک مسلمان کے دو ہی صفیں ہیں، حق اور باطل

رہی بات شہری خواتین کی کہ وہ اس صف سے تعلق رکھنے والی خواتین کو اچھا نہیں سمجھتیں تو اس بارے میں میرا خیال ہے کہ ساری شہری خواتین ایسا نہیں سوچتیں البتہ بعض مادہ پرست یہ سمجھتی ہیں کہ اس صف میں ایک تعلیم یافتہ عورت کی صلاحتیں ضائع ہوجاتی ہیں، کیونکہ وہ مادیت پرستی کی کسوٹی پر سب کو پرکھ رہی ہوتی ہیں، جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ اس صف میں انسان کی صلاحیتیں اور بھی ابھر کر سامنے آتیں ہیں اور اگر آپ میں خدمت کا جذبہ ہے تو اللہ پاک آپ پر اس علم کے نئے نئے راستے کھولتے ہیں، کیونکہ آپ کام صرف انسانیت اور اسلام کی خاطر خالص ہوکر کر رہے ہوتے ہیں۔

اگرچہ یہاں پڑھی لکھی ڈاکٹرز اور ٹیچرز کی ضرورت بھی زیادہ ہے، بے شک وسائل کی کمی ہوتی ہے، لیکن اللہ پہ توکل اور یہ اس صف کی حقانیت ہے کہ بہت محدود وسائل میں بھی کسی بڑی پریشانی کا سامنا نہیں ہوا۔

البتہ وہ آسائشیں اور لگژری لائف، یہ اس صف والوں کی ترجیحات

نہیں ہیں اور اس صف میں دنیا کو آخرت پہ قربان کرنا پڑتا ہے، تب ہی انسان رب کے حضور سرخرو ٹھہرتا ہے، جو کہ مادہ پرست لوگ نہیں سمجھ پاتے۔

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** بطور ایک ڈاکٹر اس معاشرے میں رہنا آسان ہے یا مشکل؟

**ڈاکٹر زہرہ سادات :** اس بارے میں، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ انسان جب اسلام کو صحیح معنوں میں فالو کرے اور اس پر عمل کرے تو ایسی کوئی بات نہیں، جو انسان کو پریشان کرے، یہ مسائل انسانوں کے اپنے پیدا کردہ ہیں اور بحیثیت ایک مسلمان عورت کے ہمیں اسلام کے کسی حکم سے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے اور ہمارا معاشرہ اسلام کے قوانین اور احکامات کے بہت قریب ہے، تو الحمدللہ میرے لیئے کوئی خاص مسائل پیدا نہیں ہوئے،

البتہ یہ صف حق والوں کی صف ہے اور حق والوں پر مشکلات آتی ہیں آزمائشیں آتی ہیں تو کچھ مسائل یا مشکلات آ بھی جائیں تو اللہ پاک آسانیاں بھی پیدا فرما دیتے ہیں،

لیکن دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس کو کسی پریشانی کا سامنا نہ ہو، کچھ لوگوں کی پریشانیاں، اللہ کے دین کی خاطر ہوتیں ہیں اور کچھ لوگوں کی دنیا کی خاطر

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** کیا اس صف میں موجود دیگر مجاہدین کی شریک حیات یا بہنیں وغیرہ بھی ڈاکٹر ہیں؟

**ڈاکٹر زہرہ سادات :** جی الحمدللہ، اور بھی اس صف میں بہنیں ہیں جو اس مبارک جہاد میں اپنی گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں، اللہ ان کی خدمات کو قبول فرمائے آمین

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** آپ اس صف میں موجود خواتین کی دنیوی تعلیم کی کمی کو کس زاویے سے دیکھتی ہیں؟

**ڈاکٹر زہرہ سادات :** میرے خیال میں اس موضوع پر کام کی ضرورت ہے اور دنیاوی تعلیم ضروری ہے لیکن مکمل شرعی پردے کے ماحول میں ہو، تعلیم ہوگی تو اس صف کی عورتیں اپنے بچوں کی بہترین تربیت اور پرورش کر سکیں گی اور دنیا کے حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت اس میں پیدا کر سکیں گی، جو بغیر دنیاوی تعلیم کے تقریبا ناممکن ہے، تو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی بہت ضروری ہے۔

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** خاص طور پر اس صف میں خواتین کی تعلیم کو آپ کتنا ضروری سمجھتی ہیں؟

**ڈاکٹر زہرہ سادات :** اس حوالے سے میں ایک بات واضح کر دوں کہ مجاہد بیغورتوں کی تعلیم کے بالکل بھی مخالف نہیں، بلکہ مکمل شرعی پردے میں رہ کر عورتوں کی ان شعبوں کی تعلیم کو ضروری سمجھتے ہیں، جن میں ان کی ضرورت ہو، جن میں تعلیم و تربیت اور طب کا شعبہ سرفہرست ہے، البتہ تعلیم کے نام پر مخلوط تعلیمی نظام کی بات کرنا اور پھر اس کی آڑ میں فحاشی و عریانی کے ماحول کو آسان بنانا، اس چیز کے مجاہدین بہر حال سخت مخالف ہیں۔

انہی قباحتوں کی وجہ سے معاشرے ٹوٹتے ہیں، خاندانی نظام تباہ و برباد ہوتا ہے، طلاقوں کا ریشو بڑھتا ہے اور بچیاں بجائے پڑھنے اور اپنے اندر صلاحیت پیدا کرنے کے اسی مخلوط نظام میں جاری منفی رجحانات کا شکار ہو جاتی ہیں، جس کے باعث ان میں شرم و عار اور خوف خدا ختم ہو جاتا ہے اور نتیجے میں انسان نما ایک ایسی مشین ان اداروں سے نکلتی ہے، جس میں انسانیت کی خدمت کے جذبے کی بجائے زیادہ پیسہ بنانے کی ہوس سوار ہوتی ہے، جس کیلئے وہ جائز و ناجائز کی قید سے آزاد ہو جاتی ہیں اور پھر معاشرے کو دو دھاری تلوار کی طرف کاٹنا شروع کرتی ہیں اور اسی مائنڈ سیٹ کی وجہ سے معاشرہ

مزید تباہی کی طرف جانا شروع کر دیتا ہے۔

مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ : ایک ڈاکٹر اور پھر دنیوی سہولیات اور شہر سے دور زندگی، کیا یہ آسان ہے؟

ڈاکٹر زہرہ سادات : اول بات تو یہ کہ یہ راستہ ہی صعوبتوں سے بھرا ہوا ہے، لیکن اگر انسان اللہ کی ذات پہ توکل کر کے اس راہ میں آئے اور مضبوط قوت ارادی سے آئے تو اتنی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، لیکن اگر آپ یہ سوچ کر آئیں کہ میں اللہ کی راہ میں نکلوں اور میری نیند میں بھی خلل نہ آئے اور میری زندگی کی دوسری آسائشیں اسی طرح رہیں، اور وہیں سہولیات جو کہ عام حالات میں مجھے حاصل تھیں، وہ برقرار رہیں تو ایسا تو ممکن نہیں ہے، کیونکہ اس راہ میں آپ نے اپنے رب سے دنیا کے بدلے آخرت کی نعمتوں کا سودا کرنا ہوتا ہے اور اس صف میں مشکلات سے اللہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے، تب جاکر اللہ کے ہاں کامیابی ملتی ہے اور وہ اعلی مقامات و درجات کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے، عام زندگی میں دیکھیں کہ جس کو نوکری میں جتنا جان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے، اتنی ہی اس کی تنخواہ بھی زیادہ ہوتی ہے تو جب انسان اپنا ذہن پہلے سے ایسا تیار کرلے کہ میں نے ان سہولیات کو قربان کرنا ہے تو کئی مسائل خود بخود حل ہوجاتے ہیں البتہ وسائل کا فقدان ہوتا ہے، بہت کم وسائل میں کام چلانا پڑتا ہے، کیونکہ یہ نارمل حالات نہیں ہیں، کسی بھی وقت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا پڑتا ہے، اچانک سے حالات خراب ہوجاتے ہیں، لیکن اللہ کا شکر ہے کہ بہت محدود وسائل میں اللہ نے کام کرنے کی توفیق دی ہے اور اللہ نے مجاہدین پر خاص کرم فرمایا ہے کہ ابھی مجاہدین کی فیملیز میں کوئی ایسی بیماریاں بھی نہیں آئیں جس سے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہو یہ اللہ کا مجاہدین پر اور ان کے بیوی بچوں پر خاص کرم ہے کہ دنیا میں جتنی اموات دوران زچگی سہولیات والی جگہوں پر ہوتی ہیں یہاں ان محدود وسائل میں بھی یہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ الحمدللہ یہ اللہ کا خاص کرم ہے کرونا کی مثال دیتی ہوں کہ میرے علم میں کوئی کیس ایسا نہیں آیا کہ مجاہدین یا ان کے بچوں میں اس حوالے سے اتنی زیادہ کوئی پیچیدگی پیدا ہوئی ہو کہ کوئی اس سے مر چکا ہو یا اسے علاج کیلئے بہت بھاری رقم ادا کرنی پڑی ہو الحمد للہ

مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ: عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ قبائلی معاشرے میں خواتین ڈاکٹرز کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا، آپ تو ان کا علاج کرتی ہوں گی، کیا ایسا ہی ہے؟

ڈاکٹر زہرہ سادات : نہیں، ایسا بالکل بھی نہیں ہے، بلکہ بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، کیونکہ قبائلی معاشرے میں پردے کا بہت ماحول ہے تو یہاں کوئی بھی مرد ڈاکٹر سے اپنی گھر کی خواتین کا علاج پسند نہیں کرتے الا یہ کہ کوئی بہت بڑا پیچیدہ مسئلہ آجائے، جس کے علاج کیلئے لیڈی ڈاکٹر دستیاب نہ ہو۔
تو قبائلی معاشرے میں لیڈی ڈاکٹرز بہت عزت کی جاتی ہے

مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ : پاکستانی خواتین ڈاکٹرز کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گی؟

ڈاکٹر زہرہ سادات : میرا پاکستانی خواتین ڈاکٹرز کو پیغام ہے کہ آئیں، آپ کی اس صف میں بہت ضرورت ہے، یہ حق والوں کا صف ہے، اگرچہ وسائل محدود ہیں، لیکن اجر لامحدود ہے اور جو قسمت میں لکھا ہوگا وہ یہاں بھی ملے گا ان شاء اللہ جو صلاحیت اور جو علم اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے، اس کو دین کی سربلندی کی خاطر استعمال کریں، کیونکہ ہر انسان سے سوال تو کیا جائے گا کہ میرے دین کی خاطر کیا کیا؟ جبکہ میرا دین اجنبی ہوچکا تھا، تو اللہ کی راہ میں قربانی مرد و عورت دونوں کو دینی پڑتی ہے، تو ایک عورت اگر میدان میں دشمن کا مقابلہ نہیں کرتی تو ان کے لئے یہ جہاد ہے کہ وہ جو صلاحیت رکھتی

ہے اسے بروکار لائے چاہے ڈاکٹر ہو، ٹیچر ہو یا کسی بھی شعبے سے اس کا تعلق ہو، وہ ان مجاہدین کی مدد کرے جو بے سر وسامانی کی حالت میں وقت کے فرعونوں کے ساتھ نبرد آزما ہے المیہ یہ ہے کہ ہم انقلاب بھی چاہتے ہیں اور قربانی بھی نہیں دینا چاہتے، تو میرا پیغام ہے کہ آئیں اور اس صف کو مضبوط کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

**مجلہ بنات خدیجۃ الکبریٰ :** خواتین کی تعلیم کے حوالے سے آپ کا پاکستانی قوم کو کیا پیغام ہے؟

**ڈاکٹر زہرہ سادات :** تعلیم چاہے دینی ہو یا دنیاوی دونوں ہی ضروری ہے اور خاص طور پر اس دور میں تو میرے خیال میں مکمل شرعی پردے میں عورتوں کو اور بچوں کو تعلیم حاصل کرنی چاہیئے، تاکہ آگے جا کر یہ دین و ملت کی خدمت کریں، دشمن کے خلاف ٹیکنالوجی کے حصول میں مدد فراہم کریں، ان کے پروپیگنڈے کا جواب بہتر طریقے دے سکیں، تو تعلیم مرد اور عورت دونوں کے لئے ضروری ہے۔

# اشاعت دین

اشاعتِ دین کے دو ذرائع ہیں
تحریر
تقریر

## تحریر

علمائے ربانین نے تحریر کے ذریعہ سے غیر مسلم اقوام کو اسلام کا تعارف کرایا
دیگر ادیان پر دینِ اسلام کی فوقیت اور اسلام کی حقانیت ظاہر کی۔
قرآنی علوم و معارف، احادیثِ نبویہ و شروحاتِ کتبِ احادیث
عقائدِ اسلامیہ، فقہِ اسلامی و شروحاتِ کتبِ فقہ اور
تاریخِ اسلامی پر علمائے دین نے اَن گنت تصانیف تحریر فرمادیں
تقریباً دنیا کی ہر زبان میں اسلامی کتب کے تراجم موجود ہیں
جن کی وجہ سے ہزاروں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

## تقریر

اشاعتِ دین کا دوسرا ذریعہ "تقریر" ہے
علمائے اسلام نے تقریر کے ذریعہ سے بھی لوگوں کو دینِ اسلام کی
تعلیمات سے روشناس کرایا
خطباء اسلام کے اصلاحی و علمی مواعظ سے ہزاروں
بے عمل مسلمان باعمل مسلمان بن گئے
لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔